مدینۃ المسیح

ایوان خلافت

حضرت صاحبزادہ اولوالعزم اس کام میں دل وجان سے مصروف ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ نے اپنی موہبت عظمیٰ سے آپ کے سپرد فرمایا ہے۔ صبح وعصر دو وقت درس دیتے ہیں معارف وحقائق کوئی آکر سنے۔ تو اسے قدر ہو۔ جو لوگ آپ سے اختلاف بلکہ مخالفت کر رہے ہیں۔ ان کی کاروائی کسی اصل پر مبنی نہیں معلوم ہوتی۔ پہلے کہتے ہیں۔ کہ الوصیت میں کسی خلیفہ کے تقرر کا فرمان نہیں۔ بلکہ گاؤں بگاؤں خلیفہ ہونا چاہیئے۔ پھر اس کے خلاف خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور ان کو خلیفۃ المسیح اور ان کے احکام کو واجب التعمیل مانتے ہیں۔ اب ان کے فتاویٰ اور وصیت کے خلاف خلیفہ سے انکار کرتے ہیں۔ اور کوئی جانشین نہیں مانتے۔ پھر جو جانشین الٰہی انتخاب سے مقرر ہو چکا ہے۔ اس کا نام جگر گوشۂ رسول پر پہلا تیر پھینکنے والا میونسپل الیکشن رکھتا ہے۔ اور جس خلافت کے موجود ہونے کی شہادت خداوند کریم یعبدوننی لا یشرکون بی شیئاً میں دیتا ہے۔ اسے پوپ ٹھہراتا ہے۔ پہلے خود ہی چھاپتے ہیں۔ کہ پاب مطاعن داہنہیں کرنا چاہیئے۔ اور اب بجائے اس کے کہ موجودہ خلافت کے خلاف آیات یا احادیث یا اقوال مسیح موعود وخلیفۃ المسیح پیش کریں۔ اس پر فساد فی الارض کا الزام لگاتے ہیں اور حد سے بڑھتے ہوئے ضد میں آکر حضرت مسیح موعود کے استدلالات اور الہامات کا انکار کرنے سے بھی نہیں جھجکتے طرح طرح کی افواہیں اڑاتے ہیں۔ جن کی کچھ بھی اصل نہیں اللہ تعالیٰ ہمارے بھائیوں پر رحم کرے۔ ہم تو ان سے وہی الفاظ کہتے ہیں۔ جو مسیح موعود نے ۱۹۰۴ء کی ایک رویاء میں کہے۔

"آپ بھی صالح تھے۔ اور نیک ارادہ رکھتے تھے آؤ ہمارے پاس بیٹھ جاؤ"

اپنی زبانوں کو محفوظ رکھو۔ اور الزام نہ لگاؤ۔ اگر کوئی اختلاف ہے۔ تو اسے متانت سے پیش کرکے آیات و احادیث و ارشادات مسیح موعود سے جواب لو۔ تا حق کھل جاوے۔

صدر انجمن احمدیہ کو کوئی توڑنا نہیں چاہتا۔ بلکہ توڑنا وہ چاہتے ہیں۔ جو فیصلہ کرتے ہیں۔ کہ اسمیں چندے بھیجنے بند کردو۔

اس قسم کے الزامات کے جواب میں صداقت ہمیشہ غالب رہتی ہے۔ اشتہار احباب منگوا سکتے ہیں جو ضمیمہ الفضل بھی ہے۔

حضرت سید المومنین کے رویاء وکشوف

رویا درمیانی شب ۲۰و۲۱ مارچ ۱۹۱۴ء

پہلا رویا میں نے دیکھا۔ کہ دو سانپ ہیں ایک باریک ڈیڑھ بالشت ایک کے مارنے کو مولوی فضل الدین کو کہا۔ اور ایک کو خود مارنے لگا۔ جس کو میں نے مارنا چاہا۔ وہ دروازہ سے بھاگ کر برآمدہ میں آگیا۔ وہاں میں اس کے مارنے کی فکر میں تھا۔ کہ چند آدمیوں نے دروازہ پر دستک دی۔ دروازہ کھولا۔ تو سب سے اول شیخ عبدالرحمٰن قادیانی نکلا

ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پرنٹر وپبلشر وپروپرائیٹر کیلئے شائع ہوا۔

وہ لوگ اندر آ گئے۔ میں نے اور ایک اور نے اس سانپ کو مارنے کیلئے وار کیا۔ دوسرے کا وار خالی گیا۔ مگر میں نے اس کو مار لیا۔ پھر اور چھوٹے چھوٹے سانپ جو انگلی کے برابر تلگے جیسے باریک دیکھے۔ ان کو بھی مارا۔ پھر مولوی فضل الدین سے پوچھا۔ آپ نے اپنا سانپ مار لیا۔ تو انہوں نے کہا۔ میں نے مارا تھا۔ بھاگ گیا۔

پھر نظارہ بدل گیا۔ دیکھا ایک میدان میں ہوں تو ہاں بھی ایک سانپ دیکھا۔ اس کو بھی مار دیا۔ میں نے دیکھا میرے پاس ڈاکٹر محمد اسمٰعیل اور مولوی سرورشاہ اور چند اور لوگ بیٹھے ہیں۔ (اسمٰعیل سے پایا جاتا ہے کہ اللہ نے دعا سن لی) دوسرا۔ حضرت مولوی صاحب بیمار ہیں۔ آخری دنوں کی حالت سے بہت بہتر حالت ہے۔ میں کہتا ہوں۔ مولوی صاحب کو دفن کر کے آئے تھے۔ پھر خیال کرتا ہوں۔ کہ جسطرح مسیح ناصری نے پیشگوئی کی تھی۔ اسی طرح مسیح ناصری کے خلیفہ نے دوسرے خلیفہ کے متعلق پیشگوئیاں کی تھیں۔ یہ اس کے مطابق ہو رہا ہے۔

آج ۲۳۔ مارچ ۱۹۱۴ء کو آنکھ میں دوائی ڈال کر لیٹا تھا۔ کہ غنودگی کے بعد دیکھا۔ کہ ایک پروف میری سامنے ہے میں نے دیکھا۔ کہ اس میں ایک غلطی رہ گئی ہے۔ اور ایک لمہ اس میں نہیں۔ میں اسے درست کرتا ہوں۔ اور کہتا ہوں کہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نے پروف اچھی طرح نہیں دیکھا لوگ اعتراض کرینگے۔ وہ غلطی اس آیت میں رہ گئی ہے۔ یا فاد کی نی یود او سلا ھا گیں نے اسے درست کر دیا ہے ۔

منکرین خلافت کے رسالہ پر لوگ کیا کہتے ہیں

۱۔ مولوی محمد علی صاحب کا ٹریکٹ ملا۔ جس کے پڑھنے سے معلوم ہوا۔ کہ تعصب اور ضد انسان کو کیسے اندھا کر دیتی ہے۔ سب احمدی احباب کو بلا کر جلسہ کیا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے جنازہ کے بعد سب احباب احمدیہ نے بیعت کیلئے عریضہ حضور کو لکھ دیا۔ (شاہدین مدرس رام پور) ۲۔ ۱۵۔ مارچ کے پیغام میں مولوی محمد علی صاحب کا ایک نہایت ضروری اعلان پڑھ کر کانپ گیا۔ بعض الفاظ سے بلکہ کل عبارت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ میاں صاحب کو پاک پروردگار نے خلیفہ مقرر کر دیا۔ سو اللہ تعالیٰ نے چن لیا۔ الحمد للہ الٰہی ہماری جماعت کو جھگڑوں سے بچالے۔ (شیر خاں احمدی پنجابی سوداگر بڑودہ) ۳۔ مولوی محمد علی صاحب کا مضمون پڑھ کر بہت صدمہ ہوا۔ مجھے خیال نہ تھا۔ کہ وہ ایسی کارروائی کرینگے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے۔ پورانے خادم مسیح موعودؑ کے میں

میں نے ان کے جواب میں ایک مضمون الحق میں دیا تھا جو اس جمعہ کو شائع ہو جاویگا۔ (مفتی محمد صادق ایڈیٹر بدر)

۴۔ حضور کی خلافت کے برخلاف ایک ٹریکٹ اور کچھ اخبارات میں بھی ذکر اذکار پڑھے گئے۔ جنکو پڑھکر خاکسار کی رائے اسی امر پر قرار پائی۔ کہ جناب کی خلافت سے منحرف ہونیوالے سخت غلطی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ کیونکہ خلافت کا انتخاب خدا نے اپنے ذمہ لیا ہوا ہے۔ جو ظہور پذیر ہو چکا پھر انجمن کیوں دخیل ہوتی ہے۔ یہ کہیں بھی نہیں لکھا۔ کہ خلیفہ انجمن کے انتخاب سے ہوگا۔ (مولوی محمد فضل از چنگا)

۵۔ بعد جنازہ مولوی محمد علی صاحب کے ٹریکٹ کا مضمون میں نے سنا کر اصل مطلب ٹریکٹ کا ظاہر کیا تو سب بھائیوں نے اس کارروائی پر افسوس ظاہر کیا۔ اللہ تعالیٰ اسکو معہ اس کی پارٹی لاہوری و پشاوری کو صراط مستقیم دکھلائے۔ (شیر زمان احمدی از صوابی) ۶۔ منشی محمد یوسف صاحب مردان سے لکھتے ہیں۔ گند امواد یہاں داخل ہی نہیں ہوا۔ مولیٰ کریم بہت جلد اس فساد کو دفع کر کے ایک عالم کو پھیر دیگا۔ جیسا کہ مغفور علیہ السلام نے فرمایا۔

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا۔ وہ ہوگا ایک دن محبوب میرا
ہٹا دونگا میں اس سے اندھیرا۔ دکھا دونگا اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا کہ اک دل کی غذا دی۔ فسبحان الذی اخزی الاعادی

۹۔ میں اس خط کے ذریعہ سے آپکی بیعت کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ پاک اس فتنہ کو جو مولوی محمد علی صاحب کے تازہ رسالہ سے جماعت میں پڑنیوالا ہے۔ بچاوے میں اس رائے کے ساتھ بالکل موافقت نہیں کر سکتا۔ (ابو قاسم علی۔ سٹیشن ماسٹر غازی گھاٹ) ۱۰۔ مولوی محمد علی صاحب بزرگ کی زمیندار اخبار میں چٹھی پڑھی ہے۔ جس سے نفاق کی بو آتی ہے۔ (خیر الدین احمد سائیکل مارٹ لکھنؤ) ۱۱۔ پیغام صلح اور مولوی محمد علی کے اعلان سے تشویش ہوئی۔ کل کے اعلان سے عقدہ کشائی ہوئی۔ بیعت قبول فرماویں۔ (عبد الکریم احمدی جیند) ۱۲۔ ہم مولوی محمد علی صاحب کے خیالات سے متفق نہیں۔ خلیفہ کا ہونا ضروری ہے۔ نہ ہونا خلیفہ کا رکاوٹ اشاعت اسلام ہے جسکے ہاتھ پر بیعت کیجاوے۔ اس کا حکم اور ممبران انجمن کا حکم کبھی برابر نہیں ہو سکتا۔ انکا حکم معمولی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ خلیفہ کی اطاعت فرض ہوتی ہے۔ انجمن صرف اشاعت اسلام کیلئے زیر خلیفہ انتظام اور روپیہ کا حساب کتاب باقاعدہ رکھ سکتی ہے۔ اور زیر حکم امام رکھنا چاہئے۔ انجمن خلیفہ ہوئی۔ تو دیگر انجمنوں کیطرح یہ بھی ناکام رہیگی۔ خلیفہ کے ماتحت رہنا

ضروری ہے تاکہ وحدانیت قائم رہے۔ نیز بیعت کرنا ہر ممبر کو ضروری ہے۔ تاکہ بحکم امام ہر ایک کو جو بیعت میں داخل ہے۔ ماننا پڑیگا۔ (حکیم محمد قاسم سکرٹری انجمن احمدیہ نیول کلاک لالہ موسیٰ) اس کے ساتھ ۲۳ آدمیوں کی فہرست بھیجتے ہیں۔ ۱۳۔ پیغام صلح پیغام جنگ لیکر نکل رہا ہے اور خلافت حقہ کے خلاف لوگوں کو مستعد کر رہا ہے۔ انتخاب خلافت حقہ کا انحصار السابق منقولہ پر نہ ماننے اور نہ چلنے والی قوم قرآن کریم اور آپ کی خلافت خداداد کے مخالفت کر کے نہ معلوم کیوں جماعت میں تفرقہ ڈال رہی ہے۔ اللہ ارحم الراحمین یہ تاج خلافت آپکو مبارک کرے۔ (محمد سلطان تاجر چرم لودہراں) ۱۴۔ ہم کو مولوی محمد علی صاحب کے ٹریکٹ کے ساتھ سخت اظہار نفرت ہے اور ہم نے خلافت کے مسئلہ کو خلافت اولیٰ میں اچھی طرح سمجھ لیا ہے۔ (احمدی طلباء اسلامیہ کالج لاہور)

ھو اسلم

احمدی قوم پر جو ابتلاء اسوقت آیا ہے وہ اپنے رنگ میں بالکل نیا ہے۔ اور اسی وجہ سے زیادہ رنجدہ معلوم دے رہا ہے۔ ہم غیر احمدیوں سے تو ہر طرح کی باتیں سننے کے عادی تھے۔ لیکن اس وقت ایک ایسا گروہ اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ جو اسی جماعت کے چند ممبروں کا جتھا ہے۔ اس کے ممبر مختلف شہروں میں دورہ کر کے لوگوں میں غلط فہمی پھیلا رہے ہیں اسی جماعت کے ایک ممبر مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے نے حضرت خلیفۃ المسیح و المہدی مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ایک ٹریکٹ بنام ضروری اعلان لکھا۔ اور اس کو نہایت خفیہ طور سے چھپوا کر رکھ چھوڑا۔ اور ظاہر کیا جب تک حضرت صاحب رحلت نہ فرما گئے۔ ان کا یہ فعل تقویٰ سے بہت بعید تھا۔ یہ اعلان ہی تمام تفرقہ اور فساد کا باعث ہوا۔ سلسلہ خلافت کے متعلق جو زہر اسمیں اگلا گیا ہے۔ اس کا رد اس وقت منظور نہیں۔ بلکہ اس ٹریکٹ اور پیغام صلح کے بعض مضامین کی وجہ سے لوگ تردد میں پڑ گئے ہیں کہ کس کی مانیں اور کس کی نہ مانیں۔ بعض احباب تو اپنے شہر کے کسی بڑے آدمی کا انتظار کر رہے ہیں کہ اگر وہ بیعت کر لینگے تو ہم بھی کر لینگے۔ یہ بڑی غلط اور خطرناک راہ ہے ہر شخص اپنے ایمان کا خود ذمہ وار ہے۔ اسمیں کسی دوسرے کی تقلید ہرگز نہیں کرنی چاہیئے۔ خود دعا کرے۔ اور جس راہ میں سلامتی دیکھتا ہو اس کو اختیار کرے ۔

لیکن دوسرے کی تقلید میں اپنا ایمان ضائع کرے۔ خواہ جس کی تقلید کیجاوے وہ دنیاوی حیثیت سے کتنا ہی بڑا آدمی کیوں نہ ہو۔ اپنے ایمان کے تم خود ذمہ وار ہو۔ احمدی احباب سے یہ امر پوشیدہ نہیں کہ خلیفہ ماننے والوں کا کیا انجام ہوا اور نہ ماننے

کلمات طیّبات

یعنی

امیر المومنین فضل عمرؓ محمودؔ کے ملفوظات

(کذا)

۱۸ مارچ ۱۹۱۴ء کو کسی طالب علم نے ایک رقعہ حضرۃ امیر المؤمنین کو دیا کہ کوئی اوستاد لڑکون کو بیعت کرنے کی تحریک کرتا ہے بلکہ پکڑ کر لاتا ہے کہ بیعت کرلو۔ معلوم ہوتا ہے۔ رجسٹر بھروانے کا شوق ہے یہ اعتراض جس رنگ میں کیا گیا سراسر غلط اور بیہودہ ہے تاہم حضرت امیر المؤمنین نے ۱۹ مارچ ۱۹۱۴ء کے درس کے بعد اس کا جواب پبلک میں دیا ایسی اُسنے یہ بھی سوال کیا تھا کہ مسئلہ کفر و اسلام میں مَیں آپ سے متفق نہیں ہون کیا مَیں بیعت کرسکتا ہون۔ خلافت کے دشمن اس مسئلہ کو آڑ بناتے ہیں دراصل انکی غرض خلافت کا قائم کرنا ہے ہی نہیں۔ اور جبکہ چاروں طرف سے خلافت کی تائید ہورہی ہے تو دبی زبان سے کہتے ہین۔ بہر حال حضرت نے اپنے جواب میں اس امر پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ (ایڈیٹر)

فرمایا

کل کسی شخص نے ایک خط دیا تھا کہ بعض اوستاد لڑکون کو پکڑ کر لاتے ہیں کہ بیعت کرو معلوم ہوتا ہے کہ رجسٹر بھروانے کا شوق ہے۔ میں کہتا ہوں کہ گورنمنٹ انگریزی کا زمانہ ہے ہر شخص کو مذہبی آزادی حاصل ہے کوئی کسی پر جبر نہیں کرسکتا جس کو جبراً کہا ہے وہ اسی اُستاد کے خلاف تھانہ میں رپورٹ کرے ۔

لیکن اگر اس شخص کو اس بات سے تکلیف ہوتی ہے کہ کیون کسی کو کہا جاتا ہے کہ حق مان لو۔ اور یا کوئی تبلیغ کرتا ہے۔ تو اس کو بھی کوئی نہیں روک سکتا۔ مبلّغین کو بھی وہی حقوق اشاعت اور تبلیغ کے حاصل ہیں اور مبلغ کا کام ہے کہ وہ اپنے فرض کے ادا کرنے میں پیچھے پڑ جاوے۔ اور اگر اس کا نام جبر ہے۔ تو پھر اسلام کی تبلیغ بھی رک جاوے گی کیونکہ ایک مبلّغ اسلام تو بار بار اور باصرار اسلام پیش کریگا۔ اس کا نام جبر نہیں رکھا جاسکتا ۔

لا اکراہ فی الدّین

کیا بیعت توڑوانے والے اپنا کام نہیں کرتے وہ توڑوانے میں لگے رہینگے۔ اور بیعت کرانیوالے بیعت کرانے میں رہینگے۔ اس میں ناراض ہونے کی کوئی وجہ نہیں اگر یہ حق نہیں تو اسے تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور کڑھنے کی حاجت نہیں ۔

وہی معترض اعتراض کرنیکے بعد کہتا ہے کہ میرے لئے دُعا کرو۔ مَیں کہتا ہون دُعا کا بھی خوب موقعہ تلاش کیا ہی دُعا کے لئے تعلق کی ضرورت ہے تاہم میں تو سب ہی کے لئے دُعا کرتا ہون اور کرونگا ۔

پھر کہتا ہے میرا اعتقاد اور ہے اور آپکا اور۔ کیا بیعت ہوسکتی ہے؟ یاد رکھو دُنیا کے تمام اعتقاد یکسان نہیں ہو سکتے ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کوئی نبی نہیں آسکتا۔ نہ قرب الٰہی میں نہ آپ کی شان و عظمت میں نہ آپ کی دُعاؤں اور کوششوں میں کوئی مقابلہ کرسکتا ہے نہ آپ کی کامیابیوں اور برکات میں ۔

میرا مذہب اپنے اُستاد کے مذہب کے موافق یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم نبوّت ہی نہ تھے بلکہ خاتم کمالات انسانیہ بھی تھے۔ باوجود ان کمالات کے آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی جب کہ سب کو اکٹھا نہین کیا تو اور کسی کی ہستی ہی کیا ہے۔ آپنے جو وحدت جماعت میں پیدا کی وہ اپنی نظیر آپ ہی ہے، لیکن یہ کون نہیں جانتا کہ صحابہ بعض مسایل میں ایک دوسرے سے اختلاف بھی کرتے تھے مگر وہ اون کا اختلاف بھی پاک اور رحمت ہوتا تھا وہ باوجود اس اختلاف کے بھی نظامِ وحدت کو قایم رکھتے تھے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اختلاف ہوا۔ پھر وہ کیوں ہوا؟ معلوم ہوتا ہے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہونگے پس جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوۃ اور موجودگی میں ہوا۔ تو اور کون ہے جو دعوی کرسکے ۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی یہی مسئلے تھے۔ اسوقت بھی جو اب اختلاف کرتے ہیں یہی مذہب رکھتے ہونگے۔ پھر اونھوں نے بیعت کی تھی یا نہیں؟ اور حضرۃ خلیفۃ المسیح کے عہد میں یہ اختلافات ظاہر بھی ہو گئے۔ ایکنے کہا کہ غیر احمدی حضرت مسیح موعود کا انکار کرنے کی وجہ سے کافر ہین۔ دوسرے نے کہا کہ مُسلمان ہیں پھر دونوں بیعت میں رہے جب انھون نے خارج نہیں کیا۔ دونوں عقیدہ والون کو بھی علم تھا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کو بھی علم تھا۔ آخر ایک ہی غلطی پر ہوگا۔ اور دونوں کو بیعت میں رکھا تو اب اعتراض کیون ہے؟

یہ غلط ہے کہ تمام جزئیات مین بھی ایک ہو جاوین جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہیں کر سکے۔ حضرت مسیح موعود ؑ اور اون کے خلیفۂ اول کے وقت میں بھی نہیں ہوا تو اب کیوں مطالبہ ہے۔ میں کہتا ہون کہ اللہ تعالےٰ بھی ایک نہیں کرسکتا۔ وہ قادر تو ہے لیکن اس کی سنت میں یہ داخل نہیں ۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے اس سالانہ جلسہ پر جو تقریر کی تھی۔ اس میں صاف فرمایا تھا کہ ممکن نہیں کہ اختلاف مٹ سکے پھر اسے یاد رکھو۔ کچھ باتیں ایسی ہوتی ہیں۔ جنمیں اتحاد ہوتا ہے اُصولی عقاید میں ایک ہونا چاہیئے ۔

اگر کوئی کہے کہ پھر ہندؤن کے ساتھ بھی مل سکتے ہیں مَیں کہتا ہوں کہ نہیں۔ اِسلئے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے۔ جن لوگون نے حدیث نہیں پڑھی۔ اور حضرت ابو بکرؓ عمرؓ عثمانؓ۔ علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تاریخ نہیں پڑھی وہ شاید اس سے واقف نہ ہون مگر جو جانتے ہیں انہیں معلوم ہے کہ بعض جگہ ان میں اور دوسرے صحابہ میں اختلاف ہُوا ہے ۔

پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اتحاد کیونکر ہو؟ اس کا جواب آسان ہے۔ خلفاء جب تک اجازت دیتے رہے۔ بحثین ہوتی رہیں جیسے یہان بھی ہوا۔ مسیح موعود کے منکرون کو ان کی اس انکار کی وجہ سے کافر کہنے والون کو بھی اجازت دی۔ اور دوسرون کو بھی۔ لیکن ایک وقت میں آکر دونون کو عملی رنگ میں روک دیا ۔

پھر کوئی کہتا ہے کہ یہ تو نفاق ہُوا۔ میں کہتا ہون نہیں وہ یہ کہہ سکتا ہے کہ خلیفہ نے مجھے اس قسم کی بحثوں میں حصّہ لینے سے روک دیا ہے کہ میں ظاہر کرون ۔

قرآن مجید میں سارق کی سزا ہاتھ کاٹنے کی ہے اب اگر گورنمنٹ اُسے روکتی ہے۔ اور کوئی شخص حدود گورنمنٹ کی وجہ سے ایسا نہیں کرتا۔ تو کیا یہ نفاق ہوگا؟ ہرگز نہیں باہم اختلاف ہوتا ہے اور سردار روک دیتا ہے ۔

غرض بعض جزوی اُمور میں اختلاف کچھ چیز نہیں ہے اختلاف ہوتا ہے۔ سردار جب روک دیتا ہے۔ تو ہر ایک کو رُکنا پڑتا ہے۔ مجھے معترض نے کہا ہے کہ میرے رقعہ کا جواب بند ملے۔ مگر جب شکوک ہیں تو میں بند جواب کیونکر دے سکتا ہون ۔

اِسلیئے مَیں کھولکر جواب دیتا ہوں تاکہ سب سُن لیں اور یاد رکھیں۔ جن لڑکون کو اُستادون نے مارا ہے وہ نام لکھ

کردیں ایک اور بات بھی ہے۔ اسے خوب یاد رکھو اسوقت موجودہ صورت میں وہ کام جو ۲۵ سال میں حضرت مسیح موعود نے اور ان کے بعد ۶ سال تک حضرت خلیفۃ المسیح نے کیا تھا خطرہ کی حالت میں ہے۔ ایک جماعت ہے۔ جو اس کے ٹکڑے کردینے میں فرق نہیں کرتی۔ اون کو مدنظر ہے کہ مقابل والوں کو شکست دے دیں۔ وہ زور لگا رہے ہیں اپنے علم اور طاقت کو اس مقصد کے لئے صرف کر رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم ایک طاقت ہیں۔ اور ہم یہ کرسکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا کرسکتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ہم تو بالکل ناتوان ہیں ہاں ہمارا بھروسہ اللہ تعالےٰ پر ہے۔ وہ بڑی طاقتوں اور قدرتوں والا ہے۔ وہ اپنے سلسلہ کو ہر ایک شر اور ضرر سے بچا سکتا ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ وہ بچائیگا ❊

میں اس وقت اس دل کو متقی نہیں سمجھتا۔ جس میں اس کے لئے درد نہ ہو۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں۔ اور دردِ دل سے نصیحت کرتا ہوں کہ تم اللہ تعالےٰ کے حضور میں گرجاؤ اور کہو کہ اے مولیٰ کریم یہ نظارہ تو ہمارے وہم میں بھی نہ تھا کہ وہ جماعت جس کو تو نے اپنے ہاتھ سے بنایا۔ اور ۳۱ سال سے تو اس کی حفاظت کرتا آیا ہے۔ اب اسپر یہ ابتلاء آیا ہے کہ وہ غیروں نہیں اپنوں کے ہاتھ سے خطرہ میں ہے۔ مجھے تو اس تصور اور وہم سے بھی جنون ہونے لگتا ہے۔ کہ وہ جماعت جو بڑی کوشش اور عقد ہمت۔ سوز و گداز سے تیار کیگئی تھی ٹکڑے ٹکڑے ہوجاوے مگر خدا تعالیٰ سے ڈھارس آتی اور اسی سے تسلی ملتی ہے کہ ایسا نہیں ہوگا۔ پس تم راتوں کو اُٹھ کر تہجد پڑھو۔ جو روزے رکھ سکتے ہیں وہ روزے رکھیں صدقات اور خیرات کرو۔ اور دن کی عبادتوں میں بھی زیادتی کرو۔ ایک شخص نے مجھے کہا کہ نماز کے لئے آنکھ نہیں کھلی مجھے اسپر رونا آیا کہ اس کو نیند کس طرح آتی ہے یہ خوب یاد رکھو کہ روزے اور عبادت زیادہ کرنے صدقات و خیرات سے مصائب ٹل جایا کرتے ہیں۔ پس تم تہجد اور نوافل میں سستی نہ کرو۔ اور ملکر دعائیں کرو کہ مولیٰ کریم احمدی جماعت کو

ایک نقطہ پر متحد کردے

مجھے تسلی اور یقین ہے۔ اور ذرا بھی وہم نہیں۔ خدا تعالےٰ مظفر و منصور کرے گا اور ضرور کریگا۔ مگر خدا تعالےٰ کی نصرت اور تائید کے لئے اپنے آپ کو اہل ثابت کردو۔ بدر کی جنگ میں حضرۃ ابوبکر صدیق نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دُعاؤں میں لگے ہوئے تھے

کہ کیا آپ سے اللہ تعالیٰ کے وعدے نہیں ہیں۔ آنحضرت صلعم نے جواب دیا کہ وعدے ہیں مگر میں غنا سے ڈرتا ہون پس یاد رکھو کہ اس کے بڑے بڑے وعدے حضرت مسیح موعود سے ہیں وہ اس سلسلہ کو غالب کریگا۔ اسکی حفاظت کریگا ضرور کریگا مگر اللہ تعالیٰ کے غنا سے میں بھی ڈرتا ہوں اسلئے ہمیں اپنے اعمال سے بتا دینا چاہئیے کہ ہم ان وعدوں کے مستحق ہیں ❊

دُکھ ایک دن کا بھی بُرا ہوتا ہے۔ دن تو پھر دن ہے، آدھ گھنٹہ کا بھی بُرا ہوتا ہے۔ جان نکلنے لگتی ہے۔ اب تو اس مُصیبت پر پانچ دن گذر گئے یہ چھوٹا سا غم نہیں کسی کا چھوٹا سا بچہ بیمار ہو۔ تو وہ گھبرا جاتا ہے۔ یہاں تو وہ بیمار ہیں کہ جنھیں برسوں میں پرورش کیا ❊

وہ سلسلہ جو شیطان کے حملوں کو پاش پاش کرتا تھا اور شیطان اس کے نام سے ڈرتا تھا خود ٹکڑے ہوتے نظر آتا ہے۔ ایسی حالت میں تمہیں کیونکر نیند آسکتی ہے چاہئیے کہ تم راتوں کو دن کرو۔ اور اپنی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کے فضل اور نصرت کے وارث بنجاؤ ❊

میں نے ایک اخبار میں پڑھا ہے وہ کہتا ہے کہ تین فرقے ہو گئے ہیں۔ ایک وہ جو مستقل نبی کہتا ہے میرا تو یہ عقیدہ نہیں ایک وہ ہیں جو اس سلسلہ کو دوسرے صُوفی سلسلوں کیطرح کہتے ہیں میرا یہ بھی عقیدہ نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مسلم میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود نبی کہا ہے اور تیرہ سو سال کے اندر کسی کو نہیں کیا گیا ❊

پس جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کا مصداق ہو کر آتا اور نبی کہلاتا ہے۔ اس کا سلسلہ صوفیاء کے سلسلہ کی طرح کیسے ہوسکتا ہے۔ مسیح موعود کو نبی کہا گیا اور خدا نے کہا کہ وہ نبی تھے مگر ہاں ظلّی نبی تھے ❊

جس اخبار نے لکھا ہے وُہ سلسلہ کا پُرانا دشمن ہے مگر معلوم ہوا کہ دشمن کو موقعہ دیا گیا۔ پس بہت دعائیں کرو۔ رات کو اُٹھو اور نوافل کی کثرت کرو۔ روزے رکھو صدقات دو اللہ تعالےٰ پھر اس فتنہ کو جلد رفع کردیگا۔ ابتلاء آنے ضروری ہیں۔ پس ابتلاؤں سے گھبراؤ نہیں ❊

الوصیت سے معلوم ہوتا ہے کہ قریب ہی بعض مُرتد ہوجاوینگے مگر اسپر خوش ہونا شقاوت کی علامت ہے یہ سمجھ کر پیشگوئی کی پوری ہوتی ہے۔ خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے ایسی مصیبتوں پر ہمیں صبر کرنا تو ضروری ہے۔ مگر خوش ہونا شقاوت ہے کیا اگر کسی کے بیٹے کے مرجانے کی پیش گوئی ہو تو پھر

وہ اس کی جان کندنی پر خوش ہوگا ہرگز نہیں۔ پس یہ دُکھ کا موقعہ ہے ایک جان بھی ہو تو مجھے صدمہ ہوتا ہے۔ اور یہاں تو کئی ہیں۔ میں یہ خوب جانتا ہوں کہ خدا ظلم نہیں کرتا ❊

ہماری ہی سُستی تھی۔ خدا تعالےٰ سے وہ تعلق نہ رہا تھا تم جو زبانی دعوے کرتے تھے کہ دنیا کو ختم کرلینگے اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اچھا تمہارا گھر ہی پھاڑ کر دکھا دیتے ہیں ❊

میں تو دُعاؤں میں لگا ہوا ہوں۔ خدا نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ میں کامیاب کرونگا۔ پس جب تم نے بیعت کی اور مجھ سے کہا کہ ہماری بیعت لو۔ تو اب تمہارا فرض ہے کہ سب ملکر دعائیں کرو۔ اب بھی دُعا کرو اتحاد ہو جاویگا مگر دعائیں کرو اور بہت کرو کہ یہی راہ اُس کے پانے کی ہے ❊

ہارون اور موسیٰ علیہما السلام میں تمیز

ایک روز صبح کے درس قرآن مجید میں فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ نے مامور فرمانا چاہا تو انہوں نے عذر کیا اور کہا کہ ہارون مجھ سے زیادہ فصیح اور لیکچرار ہیں۔ مگر اللہ تعالےٰ نے اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ سے حضرت موسیٰ کو مامور کیا۔ پھر جب حضرت موسیٰ اپنی قوم سے الگ ہو کر حضرت ہارون کے سپرد قوم کو کرکے پہاڑ پر گئے۔ تو پیچھے قوم شرک میں مبتلا ہوگئی۔ یہ واقعہ بتاتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جسے منتخب کرتا ہے اسکے اندر ایک خاص قوت اور طاقت رکھ دیتا ہے۔ وُہ فصیح البیان ہارون اپنی قوم کو شرک سے نہ بچا سکا۔ لیکن جب موسےٰ علیہ السلام آتے ہیں تو وہ قوم کی اصلاح کرنے اور شریروں کو سزا دینے میں کامیاب ہوجاتے ہیں ❊

اِس میں ستر یہی ہے کہ خدا تعالےٰ کے انتخاب اور لوگوں کے انتخاب میں فرق دکھاوے۔ پس جس کو خدا خلیفہ بناتا ہے کوئی نہیں جو اس کے کاموں میں روک ڈال سکے۔ اس کو ایک قوت اور اقبال دیا جاتا ہے۔ اور ایک غلبہ اور کامیابی اس کی فطرت میں رکھ دیجاتی ہے ❊

ہاں کبھی کبھی قوم کی بد اعمالیاں اور کمزوریاں اس کی راہ میں روک ہوجاتی ہیں اسی لئے انبیاء علیہم السلام اپنی قوم کو استغفار کی تعلیم دیتے آئے ہیں ❊

استغفار بدیوں کی قوت کو زائل کرتا ہے اور پہلی کمزوریوں کے بد نتائج سے محفوظ کردیتا ہے تم چاہتے ہو کہ سلسلہ کامیاب ہو تو اپنی اصلاح کرو (اڈیٹر کے اپنے الفاظ میں مفہوم)

خلیفہ ثانی کے بارے میں

الہامات کشوف و رویاء

(۱)

مولوی عبدالستار صاحب ساکن خوست مہاجر دارالامان جو حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید رضی اللہ عنہ کے خاص شاگردوں میں سے ہیں۔ اور حضرت اقدس علیہ السلام کے وقت سے قادیان میں ہجرت کر کے آچکے ہیں۔ اور جو اپنے زہد و تقویٰ کی وجہ سے مشہور و معروف ہیں۔ اور جن سے حضور مسیح موعود ؑ بھی مہمات امور میں دعا کرایا کرتے تھے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح بھی ان کے الہامات و کشوف و رویاء کو سچا مانا کرتے تھے۔ مفصلہ ذیل تحریر چھاپنے کے لئے بھیجتے ہیں خاکسار ہیں متقی۔ اس سے فائدہ اٹھائیں۔

۱۔ الہام کسی نے مجھے کہا۔ کہ ایک اہم کام کے لئے دعا فرماویں۔ تو الہام ہوا۔ "وکل فی فلک یسبحون"۔ پھر میری توجہ خلافت کے اہم امر کی طرف پھیری گئی۔ تو الہام ہوا هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله وکفی باللہ وکیلا"۔

۲۔ **کشف ۱۴ مارچ** ۔ لوگوں کے اضطراب پر مجھے رنج ہوا۔ کہ لوگ کیوں خلافت حقہ کے خلاف کرتے ہیں۔ تو کشف میں دیکھا۔ "وتری الناس سکاری وماهم بسکاری ولکن عذاب اللہ شدید"۔ پھر بیداری ہوئی۔ یہ کیسا عذاب ہے۔ اور کس بات کی طرف اشارہ ہے۔ بیداری کے بعد پھر خواب آیا۔ "سنۃ من قد ارسلنا۔ پھر اس کے بعد بیداری ہو گئی۔ پھر معلوم ہوا۔ کہ یہ معاملہ کس طرح کا ہے۔ پھر دیکھا "یعلم ما بین ایدیهم وما خلفهم" بعد میں دیکھا۔ "غثاء احوی"

۳۔ **خواب**۔ خلیفۃ المسیح ؑ کی زندگی میں دیکھا۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ میاں محمود اور شریف احمد مسیح موعود کے ولیعہد ہیں۔ اور اس وقت لوگوں کے درمیان خلافت کا جھگڑا تھا۔ خواب۔ میں چھوٹی مسجد میں کھڑا ہوا تھا۔ میں نے دونوں شخصوں کو صاحبزادہ کی طرف بلایا۔ اور کہا۔ بیا کہ آتش موسیٰ نمود گل۔ تا از درخت نکتہ توحید بشنوی۔ اور پھر انہوں نے نہ مانا۔ اور وہ دونوں ذلیل ہو گئے۔ اور کچھ اور بھی تھے۔ وہ بھی سب ذلیل ہو گئے۔ پھر ابھی خلیفۃ المسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ تھے۔ اور مجھے اضطراب تھا۔ کہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ خلیفہ نہیں کھڑا کرتے۔ اور انجمن خلیفہ ہے۔ تو رات میں مجھ پر یہ الہام جاری ہوا۔ "اے ماراں بروید بروید کہ آج حکومت شما نہ رہا"۔

۴۔ **الہام** ۔ انجمن نے جبوقت خلیفۃ المسیح ؑ (مولانا نور الدین رض) کے وقت میں مخالفت کی تھی۔ یہ الہام اس وقت بھی ہوا تھا۔ جب چند لوگوں نے خلیفۃ المسیح ؑ کے خلاف کیا۔ تو مجھے بلا کر فرمایا۔ کہ لوگ میری مخالفت کرتے ہیں۔ اور میری متابعت نہیں کرتے ہیں۔ اور میرے ساتھ شرارت کرتے ہیں آپ استخارہ کریں۔ کہ خدا تعالےٰ کیا فرماتا ہے۔ پھر اس وقت بھی الہام ہوا۔ اے ماراں بروید۔ اے ماراں بروید الخ۔ اور یہ شعر بھی پڑھا۔

عجب دارم دلے آں ناکسا نرا
کہ رو تا بند از خوان محمد

یہ اس وقت الہام ہوا تھا۔ جب لوگ صاحبزادہ کے ساتھ مخالفت کرتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود ؑ کے خلاف کرتے تھے۔ تو یہ الہام ہوا۔ قطبع علی قلوبهم فهم لا یفقهون۔

۵۔ **خواب** ۔ خواب میں دیکھا۔ کہ ایک لڑکا میرے پاس آیا۔ اور کہا۔ کہ تم کیوں نہیں کہتے۔ کہ میاں محمود قدرت ثانی ہے۔ اور اس لڑکے کا نام فضل محمد ہے۔ تو میں نے کہا۔ قدرت ثانیہ ہے مقدرت ثانیہ ہے یا مدد ثانیہ ہے۔ مدد ثانیہ ہے ◆

(۲)

سید عبدالحی صاحب عرب مشہور مہاجر قادیان نے جدہ سے یہ تحریر کئی روز گذرے ہیں۔ بھیجی تھی۔

ثم یا سیدی بالامس وصل علینا فی احسن الاوقات الفضل الاغر فلما طالعناه تکدرت من المکتوب الذی کتبه ذلک الرجل لکم ثم بعد ذلک دعوت اللہ تعالیٰ بان یصلح اخواننا ان یلهمک الصبر علی من آذاک والعفو آمین فیا سیدی ولما نمت سمعت صوتا محمود ناصر الدین من بعد نور الدین ثم استیقظت وحمدت اللہ تعالیٰ واستغفرته۔

خادمکم۔ عبدالحی عرب من جدہ

ترجمہ۔ کل الفضل آیا۔ تو اس خط سے جو آپکو کسی شخص نے لکھا ہے۔ میں بہت کبیدہ خاطر ہوا۔ میں نے دعا کی کہ خدا ہم میں اصلاح کر دے۔ اور ہمارے دلوں میں الفت بخشے۔

جب میں سویا۔ تو میں نے آواز سنی۔ محمود ناصر الدین نور الدین کے بعد پھر میری آنکھ کھل گئی ◆

(۳)

قاضی امیر حسین صاحب کی جو عزت و تکریم حضرت خلیفہ اول فرماتے تھے۔ قادیان میں رہنے والے احباب سے پوشیدہ نہیں۔ آپ کی مندرجہ ذیل تحریر قابل توجہ ہے

الحمد للہ الذی هدانا لهذا وما کنا لنهتدی لولا ان هدانا اللہ۔ ونشهد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک له ونشهد ان محمدا عبده ورسوله۔

میں جمیع برادران کی خدمت میں بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے ایک ضروری عرض بہت دردناک صدا کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔ جس کو میں نے محض ہمدردی اور اخوۃ احمدیہ کی رو سے اظہار کرنا ضروری سمجھا۔ اور میرے دل نے اس اختلافی نظارے کے دیکھنے سے سخت ضرورت محسوس کی۔ کہ جس امر سے اللہ نے اس اختلافی نظارے کے مشاہدہ کے بعد میری رہنمائی اور دستگیری کی ہے۔ اس کو میں آپکی خدمت میں پیش کردوں۔ شاید کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل اور کرم سے کسی سعید دل کی ہدایت اور رجوع الی الحق کا باعث اس کو بنا دے۔ وہ ایک نہیں۔ بلکہ دو رویا ہیں۔ جنکو میں حلفیہ اللہ تعالےٰ کی قسم کھا کر آپ صاحبان کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ وہ یہ ہیں۔ کہ جس زمانے میں حضرت مسیح موعود اور مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کو میں اپنے خیال سے نہیں بلکہ قرآن مجید اور احادیث کے رو سے نبی اور رسول صدق دل سے یقین کرتا ہوں۔ اور اس پر میرا ایمان ہے۔ آپ آخری دفعہ لاہور تشریف لے گئے۔ تو میں نے رویا میں دیکھا۔ کہ وسیع میدان میں ایک چارپائی بچھائی گئی۔ اس کے سر کی طرف خلیفۃ المسیح مولانا مولوی نور الدین صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور دوسری طرف صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب جن کو میں ان دو رؤیا کے بعد مظہر قدرت ثانیہ کا خیال کرتا ہوں۔ وہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور میں نے خلیفۃ المسیح رحمۃ اللہ علیہ برکاتہ کے ساتھ مصافحہ کیا لیکن رنگ یہ تھا۔ کہ میرا زانو میاں صاحب کی ران پر پڑا اور مخلوقات نے بہت ہجوم کیا۔ تو مجھے یہ خوف ہوا۔ کہ ایسا نہ ہو

کہ میرے زانو سے میاں صاحب کی ران کو کوئی تکلیف پہونچے۔ اور بڑے زور سے اپنے آپکو پیچھے دباتا ہوں تاکہ میاں صاحب کو میرے زانو سے صدمہ نہ پہنچے اس نظارے کے بعد کچھ وقفہ سے دوسرے نظارے میں میاں صاحب سے مصافحہ ہؤا۔ اب یہ ایک اور رویا ہے جس کی صداقت کو ہم نے ظاہری مشاہدہ میں بھی نظارہ کرلیا۔ اللہ تعالےٰ کی قدرت سے باغ کے میدان میں ایک چارپائی ڈالی گئی۔ خلیفۃ المسیح ایک لمبی چوڑی تقریر کے بعد لیٹ گئے۔ اور دوسری طرف میاں صاحب بیٹھے۔ خدا کی قدرت سے اس وقت میرا زانو میاں صاحب کی ران پر پڑا۔ اور میں نے بڑے زور کے ساتھ میاں صاحب کی ران کو اپنے زانو کے صدمہ سے اس وقت محفوظ رکھا ورنہ میاں صاحب کو میرے زانو سے سخت ایذا پہنچتی۔

یہ ایک رویاء ہے۔ جس کو میں نے خلیفۃ المسیح رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ اور چند احباب کی خدمت میں بھی ظاہر کیا ہؤا ہے۔ دوسرا رویا یہ ہے۔ کہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ چھوٹی مسجد میں بہت مخلوقات جمع ہے۔ اور یہ شور پڑ گیا۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے ہیں۔ اور میں اس وقت مسجد میں موجود تھا۔ میں نے بھی قدم بڑھایا کہ زیارت کروں۔ جب پاس پہنچا۔ تو صاحبزادہ صاحب میاں محمود احمدؐ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ اسیوقت خواب میں یہ وارد ہؤا۔ کہ یہ فنا فی الشیخ کا رتبہ ہے۔ جو میاں صاحب کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے عطا ہوگا۔

بھائیو۔ میں نے محض ہمدردی اور جوش اخوۃ سے اس کا اظہار کیا۔ ورنہ آپکو خوب معلوم ہے۔ کہ میری عادت مضمون نویسی کی نہیں۔ جو احباب واقف ہیں۔ ان کو بہت عمدہ طور سے معلوم ہے۔ کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام میرے خوابوں کی قدر کرتے تھے اور خلیفۃ المسیح رحمۃ اللہ علیہ و برکاتہٗ کو میری خوابوں کا چونکہ بہت تجربہ تھا۔ اس لئے وہ میری خوابوں کو بہت عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اب میں اللہ تعالیٰ سے اس دعا پر ختم کرتا ہوں۔ کہ وہ آپ صاحبان کو دکھلائے کہ اسکی عزت ڈالنے والے اختلاف سے بچاؤ۔ اور اس آیت واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعا ولا تفرقوا واذکروا نعمت اللّٰہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا اور آیت ان الذین اختلفوا من بعد ما جاءھم العلم پر خوب غور کرو۔ اور خدا سے ڈرو۔ (امیر حسین)

(۴)

یہ خواب میاں رحیم بخش صاحب سکنہ کھارہ کا ہے ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کو جب حضرت مولانا و سیدنا خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام خلیفہ اول ؓ دار فانی سے دار البقاء کو رخصت ہوگئے۔ تو عاجز کو ۱۴ مارچ کی شب کو خواب میں کسی شخص نے کہا۔ کہ میرزا محمود احمدؐ رحمۃ اللہ علیہ۔ اور ۱۹ تاریخ کو بوقت دوپہر عاجز نیم خواب سویا ہؤا تھا۔ کہ عاجز کی زبان پر یہ جاری ہوگیا۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون اس سے عاجز کو پورا اطمینان اور یقین ہوگیا ہے۔

خاکسار رحیم بخش احمدی سکنہ کھارہ

منکرین خلافت کی حرکات مذبوحی

حضرت خلیفۃ المسیح رض اپنے عہد خلافت میں اس امر کا اعلان کرتے رہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہی خلیفہ بناتا ہے اور اسی لئے آپنے اپنا جانشین تجویز کرنے میں بظاہر کسی کا نام نہیں لیا۔ گو اپنے عمل اور اشارات سے بتا دیا تھا۔ کہ وہ کون ہے۔ اور اس وصیت سے بھی صاف معلوم ہوتا تھا۔ کہ خلیفہ کون ہوگا؟ ہمیں اسوقت اس امر پر بحث نہیں کرنی۔ اور نہ ان دلائل اور شواہد کو پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ جو حضرت فضل عمر رض مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی خلافت کو ثابت کرتے ہیں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دکھا دیا ہے۔ کہ

وہ خلیفہ برحق ہیں

خلافت راشدہ اور حقہ ہے ہی ایسی چیز کہ اس پر معترضین کے اعتراضات ہوتے آئے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جب سلسلہ خلافت شروع ہؤا۔ اسوقت بھی بعض لوگوں کو جو ابتلا پیش آیا۔ اسلامی تاریخ اس کو اپنے اندر رکھتی ہے۔ اور قرآن مجید نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کی پیشگوئی کے ساتھ ہی اس کی پیشگوئی کی تھی۔ جہاں فرمایا۔ وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم ومن ینقلب علی عقبیہ فلن یضر اللّٰہ شیئا۔ وسیجزی اللّٰہ الشاکرین۔ اس آیت سے پتہ لگتا ہے۔ کہ دو گروہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ہونے والے تھے۔ المنقلبین علی الاعقاب۔ اور دوسرا الشاکرین کا۔ ایسے وقت میں عرب کی کیا حالت تھی تاریخ کہتی ہے۔ ارتد العرب بعد وفات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یعنی اہل عرب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مرتد ہوگئے۔

اور انصار نے عجلت اور جلد بازی سے خلافت کے متعلق ایک تنازع پیدا کردیا۔ اس تنازع کا نتیجہ یہ ہؤا۔ کہ انصار میں سے خلافت حقہ و راشدہ ہمیشہ کے لئے جاتی رہی۔ حضرت صدیق نے اللہ تعالےٰ کے منشاء کے ماتحت اس بارگراں کو اٹھایا۔ اور پوری کامیابی سے اس سے عہدہ برا ہوئے مگر آجتک

ایک گروہ انہیں نعوذ باللہ غاصب کہتا ہے

کیا شیعہ سنی کی تاریخ تمہیں کچھ سبق نہیں دیتی؟ اور تم ذرا بھی تدبر سے کام نہیں لیتے۔ کہ خلافت راشدہ کے خلاف ضرور ہؤا کرتا ہے؟

جو شخص آج یہ کہتے ہیں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح سیدنا نور الدین رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ایسا نہیں ہؤا۔ وہ جھوٹے ہیں۔ ۶ سال تک برابر وہ اس کا اظہار کرتے رہے۔ کہ لوگ خلافت کے خلاف منصوبے کرتے رہے۔ اور وہ کون لوگ تھے؟

اُن کے اعمال آج بھی اس پر گواہ ہیں

یہ تو خدا تعالےٰ کا کام تھا۔ کہ اس نے انہیں گردن سے پکڑ کر اس کے سامنے جھکائے رکھا۔ انہوں نے متعدد مرتبہ نقص کرنا چاہا۔ اور اس کا بدیہی ثبوت یہ ہے کہ آج کھلم کھلا کہہ رہے ہیں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت کرنے میں ہم نے غلطی کی۔ اور ہم سے بزدلی کا ظہور ہؤا۔

آج جنہوں نے خلافت کے خلاف علم بلند کیا ہے۔ وہ وہی لاہوری دوست ہیں۔ جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کی زندگی میں کبھی خلیفہ کے اختیارات بنانے چاہے۔ اور کبھی کسی اور رنگ میں خلافت کے خلاف ایجی ٹیشن کرنا چاہا۔ اپنی کمزوری کو چھپانے کیلئے یہ کہدینا آسان ہے کہ انجمن کو توڑنے کا منصوبہ کیا گیا تھا۔ کبھی اور کسی شخص نے انجمن کو توڑنے کا منصوبہ نہیں کیا۔ ہاں یہ درست اور بالکل سچ ہے۔ کہ جب بعض لوگوں کو معلوم ہؤا۔ کہ چند آدمی ہیں۔ جو خلیفہ کو مطاع نہیں مانتے۔ تو انہوں نے اس غلطی کو دور کرنا چاہا۔ اور اب یہ بات پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ کہ جو کچھ مولوی محمدؐ علی صاحب کے ٹریکٹ کا مفہوم ہے۔ وہ خلافت کی تائید میں ہے؟ یا انکار ہے؟ +

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ

الاسلام

انسان کی خِلقت اور جبلت اور اس کی حیات اور حمات صاف بتلا رہی ہے۔ کہ انسان نہ صرف متمدن حیوان ہے بلکہ یہ ایک ایسا جاندار ہے۔ کہ یہ مذہب کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور بغیر مذہب کے اس کا ایک اقل قلیل عرصہ کے لئے بھی گذارہ نہیں ہو سکتا۔ خود خالق فطرت انسانیہ فرماتا ہے۔ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ما ارید منھم من رزق وما ارید ان یطعمون اور میں نے جن و انس کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے۔ کہ وہ میری عبادت کریں۔ میں اُن سے رزق نہیں مانگتا۔ اور نہ میں چاہتا ہوں۔ کہ وہ مجھے کھلادیں۔ اگر انسان کی کوئی جامع مانع تعریف اور حد ہو سکتی ہے۔ تو یہی ہو سکتی ہے۔ کہ انسان علم حاصل کر کے دوسروں تک بھی علم پہنچاتا ہے۔ اور موجودات عالم میں سے کوئی چیز یہ کام نہیں کر سکتی۔ بیشک حیوان پڑھ سکتے ہیں اور انسانوں کی تربیت سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ مگر وہ اس تعلیم کو دوسروں تک نہیں پہنچا سکتے۔ حیوانوں کی پیدائش کی علت غائی صرف یہی رکھی گئی ہے۔ کہ وہ انسانوں کی خدمت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ اس لئے ان کے لئے اللہ تعالےٰ نے کوئی شریعت نازل نہیں فرمائی۔ پس ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ انسان شرعی حیوان ہے۔ یعنی یہ ایسا حیوان ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اس کے لئے احکام اور قوانین وضع کئے ہیں۔ اور وہ ان پر کاربند ہو سکتا ہے۔ اور ان کا مکلف ہو سکتا ہے۔ پس اس سے ثابت ہوا۔ کہ انسان اللہ تعالےٰ کی شریعت کا متحمل ہو سکتا ہے اور یہ احکام الٰہیہ کے بار کو اٹھا سکتا ہے۔ انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض والجبال فابین ان یحملنھا واشفقن منھا وحملھا الانسان انہ کان ظلوما جھولا۔ ہم نے شریعت آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کی انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا۔ اور اس سے ڈر گئے۔ اور اس کو انسان نے اٹھا لیا۔ یقیناً وہ اپنے نفس پر ظلم کرنیوالا جاہل ہے۔ غرضکہ شریعت الٰہیہ نے انسان کو شریعت اٹھانے کے قابل بنایا ہے۔

مذہب کے اصل الاصول

اگر دنیا کی تمام شرائع کا بغور مطالعہ کیا جاوے تو صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ہر شریعت میں دو بڑے اہم اصول ہوا کرتے ہیں۔ اور وہی تمام مذہب کی روح رواں ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور اس کی فرمانبرداری اور مخلوقات الٰہیہ پر شفقت اور رحمت چنانچہ اگر تمام ارکان اسلام پر غور و خوض کیا جاوے تو آخر نتیجہ یہی نکلیگا۔ کہ ارکان خمسہ ان ہی دو اصول پر مشتمل ہیں۔

کلمہ طیبہ۔ کلمہ طیبہ میں اللہ تعالیٰ کی الوہیت کا اقرار ہے اور سید ولد بشر کی عبودیت کا اظہار ہے۔ جس میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ قابل پرستش صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور تمام انسان اس کی فرمانبرداری اور اطاعت پر مجبول ہیں۔ کیونکہ انسانوں کا سردار اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ پس کلمہ طیبہ تعظیم لامر اللہ کے اظہار کا اقرار ہے۔

نماز۔ اور اس قول کو نماز میں عملاً دکھایا گیا ہے اور سب سے پہلے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ کر دکھادی کہ یوں عظمت الٰہیہ کو ظاہر کرنا چاہئے پس کلمہ طیبہ دل و زبان کی عبادت تھی۔ اور نماز تمام جوارح انسانی کی بھی عبادت ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح۔ تحمید۔ تہلیل اور تکبیر کا بکثرت ذکر ہوتا ہے۔

روزہ۔ روزہ میں بھی انسان تعظیم لامر اللہ کرتا ہے اور اس میں انسان کو یہ بھی سکھایا جاتا ہے۔ کہ شفقت علی خلق اللہ بڑا ضروری امر ہے کیونکہ انسان کو اس بات کا تجربہ کرایا جاتا ہے کہ بھوک اور پیاس اور انسانی عوارض سے انسان کو کتنی تکلیف پہنچتی ہے۔ اس لئے اسے یہ سمجھایا جاتا ہے۔ کہ انسان اللہ تعالےٰ کیلئے دوسروں کی بھوک اور پیاس اور احتیاج کو پورا کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے لئے ایک خاص وقت تک کھانا پینا اور جماع ترک کرنا محبت الٰہیہ کی ایک علامت ہے۔ روزہ میں انسان کو اس طرح سے بھی شفقت الٰہیہ کا سبق دیا جاتا ہے۔ کہ جب انسان اپنے کھانے پینے اور بیوی کو اللہ تعالیٰ کے حکم پر کچھ عرصہ کے لئے ترک کر دیتا ہے۔ اور محض اسلئے کہ اللہ تعالےٰ نے اس سے منع کیا ہوا ہے۔ تو دوسرے کا مال دوسرے کا کھانا پینا اور دوسرے کی بیوی اسے کیسے جائز اور حلال ہے۔ دیگر الفاظ میں روزہ دار کو یہ فرمایا ہے کہ روزہ رکھنیوالا انسان لوگوں کی اشیاء کو بھی نہ لے اور اپنی کھانے پینے سے محتاجوں کو بھی دیتا ہے۔

زکوٰۃ۔ اس رکن میں اللہ تعالیٰ نے اس عبادت کو رکھا ہے جس کا اثر زبان اور بدن پر نہیں ہوتا۔ بلکہ انسان کے مال پر پڑتا ہے یعنی النفس ایک اعلےٰ درجہ کی صفت اور نہایت ہی پسندیدہ خلق ہے انسان میں قربانی کی صفت اور ایثار کا مادہ نہ ہو تو انسان ہرگز ترقی نہیں کر سکتا بخل بہت ہی بری اور قبیح بات ہے۔ بخیل اللہ تعالیٰ کا دشمن ہوتا ہے۔ اس لئے ضروری ہوا۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کے لئے جو اللہ کی عبادت پر ہی مجبول ہوئے ہیں۔ ایک ایسی قسم کی عبادت مقرر فرمادیتا۔ جس سے انسان کا بخل دور ہوتا ہے۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جہاد و نماز کا بکثرت ذکر کیا ہے۔ ساتھ ہی زکوٰۃ کا حکم بھی فرمایا ہے زکوٰۃ کہتے ہیں پاکیزگی کو۔ مال کی محبت اور خدا کی محبت دونوں ایکدل میں جمع نہیں ہو سکتیں وہ انسان خدا کا کماحقہٗ پرستار اور عابد نہیں بن سکتا۔ جو کہ اللہ تعالیٰ کیلئے اپنی مال کو اپنے سے جدا نہیں کر سکتا۔ اسلام نے حکم دیا ہے کہ اغنیاء سے خاص حصہ مال پر حصہ مقرر لیا جاوے اور فقراء پر تقسیم کیا جاوے۔ اور وہ تمام زکوٰۃ امام کے پاس جمع ہو۔ اور وہ جہاں چاہے ضروریات کے مطابق اسکو تقسیم کرے۔ زکوٰۃ میں شفقت علے خلق اللہ کے پہلو پر بخوبی زور دیا گیا ہے۔ اور اس سے یہ تعلیم انسانوں کو دیگئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر شفقت رحمت اور نرمی اور نیک سلوک کرنا چاہئے۔ اور پھر زکوٰۃ کے مصارف بھی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمائے ہیں۔

حج۔ اب تک ہم نے یہ دکھایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حکم زبان کو کلمہ طیبہ کے ذریعہ سے دیا گیا ہے۔ - - - - -

- - - - - - - - - - - - - - - - - -

- - - - - - - - - اور اس شہادت کے ادا کرنے میں جبتک دل اور زبان یکساں طور سے گواہی نہ دیں۔ انسان کا کلمہ شہادت کہنا بالکل غلط اور جھوٹ ہوتا ہے۔ کیونکہ محض زبان کا اقرار جس میں دل کی تصدیق شامل نہ ہو کسی کام کا نہیں پس کلمہ طیبہ پڑھنے میں دل و زبان ہر دو عبادت الٰہیہ کرتی ہیں نماز پڑھنے میں دل زبان اور تمام انسانی اعضائے شامل ہوتی ہیں اگر نمازی دل سے نماز نہیں پڑھتا۔ تو ویل للمصلین الذین ھم عن صلاتھم ساھون کی وعید شدید کے نیچے ہوتا ہے اور محض خاموش رہنے سے بھی نماز ادا نہیں ہو سکتی اسلئے زبانکو بھی نماز میں شریک ہونا پڑتا ہے۔ قیام۔ رکوع۔ سجدہ اور جلسہ اور تشہد میں تمام اعضاء انسانیہ کو عبادت میں شامل ہونا پڑتا ہے روزہ میں بھی دل زبان اور تمام اعضا انسانی کو عبادت کرنی پڑتی ہے بلکہ اور دل کو بھی اس عبادت میں شامل کرنا پڑتا ہے زکوٰۃ میں دل اور اعضائے انسانیہ اور بالخصوص مال کی عبادت ہوا کرتی ہے۔ حج میں وطن کو خیرباد کہنا پڑتا ہے بال بچوں بیوی اور اقارب سے جدا اور علیحدہ ہونا پڑتا ہے۔ سفر کی تکالیف برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ غرضکہ حج ایک سخت مجاہدہ ہے جو کہ نفس کشی کیلئے اسلام نے مقرر فرمایا ہے حاجی اللہ تعالیٰ کی محبت میں سرشار تمام علائق دنیا سے مجرد ہو کر ان مواضع اور مقامات میں سرگرداں اور پریشان پھرتا ہے جہاں کہ اسے اس بات کا گمان اور مظنہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہاں اللہ تعالیٰ کا کلام کسی اللہ کے پیارے پر اترا تھا۔ اور اس گھر کی زیارت کرتا ہے جہاں دن رات میں ایک منٹ کیلئے بھی ذکر الٰہی سے غفلت نہیں ہوتی۔ ایسے مقام پر

ومبشراً برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد

تصدیق المسیح

حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح نور الدین رضی اللہ عنہ

جب سے شرائع الٰہیہ کا پتہ چلتا ہے۔ ہمیشہ حق کا مقابلہ ہوتا رہا ہے اور خدا تعالیٰ ہمیشہ حق کی تائید کرتا رہا ہے۔ کیا ہی سچ فرماتے ہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

"وہ دین ہی کیا ہے۔ جس میں خدا سے نشان نہ ہو تائید حق نہ ہو۔ مدد آسمان نہ ہو۔" شریعت محمدی شریعت موسوی کی مثیل ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کا خلیفہ اور جانشین حضرت یوشع بن نون ہوئے چنانچہ توریت میں یوں مرقوم ہے۔ "جب خدا کا بندہ موسیٰ مرگیا۔ تو یوں ہوا۔ کہ خداوند نے نون کے بیٹے یوشع کو جو موسیٰ کا خادم تھا۔ خطاب کرکے فرمایا۔ کہ میرا بندہ موسیٰ مرگیا ہے۔ سو اب تو اٹھ اور اس یردن پار ساری قوم سمیت اسی سرزمین کو جو میں انہیں دیتا ہوں اتر جا ...... تیری زندگی بھر کوئی تیرا سامنا نہیں کریگا۔ جس طرح میں موسیٰ کے ساتھ تھا ویسے تیرے ساتھ ہونگا۔ میں تجھ سے غافل نہ ہونگا۔ اور نہ تجھے چھوڑونگا مضبوط ہو اور دلاوری کر۔ فقط تو مضبوط ہو۔ اور دلاوری کر تاکہ تو اس سب شریعت کے موافق جسکا میرے بندے موسیٰ نے تجھ کو حکم کیا۔ دھیان کرکے عمل کرے۔ اس سے دائیں یا بائیں ہاتھ کو مت پھر تاکہ تو ہر جگہ جہاں جہاں تو جاتا ہے کامیاب ہو۔ اس شریعت کی کتاب کا ذکر تیرے منہ سے چھوٹ نہ جاوے۔ بلکہ تو رات دن اس میں غور کیا کرتا کہ اس سب پر جو اس میں لکھا ہے۔ دھیان رکھ کے عمل کرے۔ تب تو اپنی راہ میں اقبالمند ہوگا۔ اور تب ہی تو کامیاب ہوجائیگا۔ کیا میں نے تجھ کو حکم نہیں کیا۔ کہ مضبوط ہو اور دلاوری کر۔ خوف نہ کھا اور بیدل مت ہو۔ کیونکہ خداوند تیرا خدا جہاں جہاں تو جاتا ہے تیرے ساتھ ہے۔" (یوشع باب اول)

جب رسول کریمؐ حضرت موسیٰؑ کی طرح اس دار فانی سے اس دار جاودانی کیطرف رحلت فرماگئے تو خداوند خدا نے حضرت ابوبکر الصدیق رضؓ کو آپکا جانشین اور خلیفہ بنادیا۔ اور یعنہ حضرت صدیق اکبرؓ کے ساتھ اللہ تعالیٰ اسیطرح رہا جیسا کہ یوشع بن نون کے ساتھ تورات شریف میں وعدہ فرمایا گیا ہے حضرت رسول اکرمؐ کے ہاتھ پر تمام عرب مسلمان ہوچکا تھا۔ آنحضرتؐ کی وفات مبارک پر بہت سے عرب دین اسلام سے مرتد ہوگئے تھے صرف مکہ مدینہ اور جواثا میں نماز پڑھی جاتی تھی اور تمام عرب نے انکار کردیا۔ کہ ہم زکوٰۃ کا ایک پیسہ بھی مدینہ میں نہیں بھیجینگے حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا۔ کہ میں ضرور ایسے لوگوں سے جنگ کرونگا۔ جو زکوٰۃ ادا نہیں کرینگے چنانچہ صحیح بخاری میں لکھا ہے۔ لما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان ابوبکر رضی اللہ عنہ وکفر من کفر من العرب فقال عمر کیف تقاتل الناس وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فمن قالہا فقد عصم منی مالہ ونفسہ الا بحقہ وحسابہ علی اللہ فقال واللہ لاقاتلن من فرق بین الصلوٰۃ والزکوٰۃ فان الزکوٰۃ حق المال واللہ لو منعونی عناقا کانوا یؤدونہا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقاتلتہم علی منعہا قال عمر رضی اللہ عنہ فواللہ ما ہو الا ان قد شرح اللہ صدر ابی بکرؓ فعرفت انہ الحق (کتاب الزکوٰۃ)

جب رسول کریمؐ وفات پاگئے۔ اور آپکے بعد آپکی جگہ پر حضرت ابوبکرؓ خلیفہ اور جانشین ہوئے تو بہت سے عرب لوگ کافر ہوگئے تو اسوقت حضرت عمرؓ نے کہا۔ کہ آپ لوگوں سے کیسے لڑ سکتے ہیں۔ حالانکہ رسول اللہ صلعم نے تو فرمایا ہے۔ کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ میں لوگوں سے لڑتا رہوں۔ یہانتک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ اٹھیں اور جو یہ کلمہ طیبہ کہیگا۔ وہ مجھ سے اپنا مال اور اپنی جان بچالیگا مگر اگر اس سے اس کا لینا حق ہو۔ تب یہ اس سے مستثنیٰ رہیگا اور اسکا حساب اللہ کے سپرد ہے۔ تو حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا۔ کہ تم تو صرف لا الہ الا اللہ ہی کافی سمجھتے ہو۔ میں تو ایسے شخص سے بھی لڑائی اور جنگ کرونگا۔ جو لا الہ الا اللہ کے علاوہ نماز اور زکوٰۃ میں فرق کریگا۔ کیونکہ زکوٰۃ مال حق ہے۔ مجھے اللہ کی قسم ہے کہ اگر لوگ بکری کا ایک بچہ بھی دینے سے انکار کرینگے جو وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ادا کیا کرتے تھے۔ تو میں ضرور ان سے جنگ کرونگا۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں۔ اللہ کی قسم میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکرؓ کا سینہ اس بات کے لئے کھول دیا ہے میں نے خوب معلوم کرلیا کہ یہ بالکل حق ہے۔

کہتے ہیں تاریخ عود کرتی رہتی ہے۔ جو کہ حضرت موسیٰؑ کے بعد ہوا۔ ایسا مثیل موسیٰؑ کے وقوع میں آیا۔ کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ یہ محض تاریخ کے افسانے ہیں مگر ہم کیا کریں۔ ہم نے یہ حالات بچشم خود ملاحظہ کئے ہیں حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاءؑ کو ہم نے خود دیکھا۔ اور خوب انکی صحبت سے محظوظ ہوئے اور خوب سیر ہوکر آپکے پاس رہنے کا اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے ہمیں موقعہ دیا۔ آپنے زندہ رہکر اور مرکر ثابت کردیا کہ حضرات انبیاءؑ اسطرح دنیا میں آیا کرتے ہیں۔ اور اسطرح دنیا سے رہا کرتے ہیں۔ اور اسطرح مرا کرتے ہیں۔ جب آپ ساشندہ یہاں سے دار جاودانی کی طرف تشریف لے گئے۔ تو آپکے بعد اللہ تعالیٰ نے احمدی یوشع کو قائم کردیا۔ اور اسکا خوب ساتھ دیا۔ اور اس کے مخالفوں کو خوب ذلیل کیا۔ اور زندگی بھر میں اسکا ساتھ کبھی نہ چھوڑا۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کیطرح سیدنا خلیفۃ المسیح حضرت مولوی نور الدین صاحب بڑے استقلال اور استقامت کے ساتھ خلافت کا کام سر انجام دیتے رہے فتنہ پردازوں نے بہت شور مچایا۔ کہ آپکو مسند خلافت سے اتاریں اور بہت قسم کے حیل اس بارہ میں اختراع اور ایجاد کئے گئے۔ مگر جیسا کہ آپکا راسخ اور پکا یقین تھا کہ خلیفہ اللہ تعالیٰ بناتا ہے اور اسکو یہ بھی واثق یقین تھا۔ کہ ان کو خود اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا ہے کسی انسان نے انکو خلیفہ نہیں بنایا اور نہ کسی انجمن نے انکو مسند خلافت پر بٹھایا ہے اور نہ وہ کسی انجمن کو اسکا اہل سمجھتے تھے۔ آپنے ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو مسند خلافت پر جلوس فرمایا اور بڑے استحکام کے ساتھ اور بڑی غیرت کے ساتھ سلسلہ حقہ احمدیہ کی اشاعت میں مشغول ومصروف رہے۔ اور ۱۳۔ مارچ ۱۹۱۴ء کو اپنے رفیق اعلیٰ سے جاملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اور قرآن وحدیث نہ صرف مردوں کو پڑھادیا۔ بلکہ بچوں عورتوں تک کو اس سے بہرہ ور کردیا۔ اللہ تعالیٰ کے کروڑوں کروڑ رحمتیں اور سلام اور صلوٰۃ آپ پر ہر وقت تا روز قیام ہوتی رہیں آپ لوگوں کیلئے بڑے نافع وجود تھے اللہ تعالیٰ کی خاص مصلحت نے آپکو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے بعد رکھ چھوڑا تھا۔ ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ اگر حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے بعد آپکا وجود باجود نہ تھا۔ تو سلسلہ حقہ احمدیہ پر کیا مصائب اور محن ٹوٹ پڑتی۔ اسکا کچھ اندازہ ہمیں آپکی وفات پر معلوم ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے محض فضل وکرم سے آپنے سلسلہ حقہ احمدیہ کو تفرقہ ہلاکت میں گرنے سے بہت دفعہ بچایا اور آپکی وفات پر اللہ تعالیٰ نے خود جماعت کی دستگیری کی اور قریب تھا کہ آگ کے گڑھے میں جاگرتی اگر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ اسے گرنے سے نہ بچاتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ابتلاؤں سے بچائے۔ اور ابتلاؤں میں ثبات عطا فرماوے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح سیدنا نور الدین رضؓ نے مسجد اقصیٰ میں قرآن شریف کا درس دیتے ہوئے فرمایا۔ اور وہ عبارت میری بخاری کی جزو ثانی کے سرورق پر لکھی ہوئی موجود ہے۔ امید ہے کہ بہت سے احباب کے پاس وہ آپکی تقریر محفوظ ہوگی۔ اور بہت کو یاد ہوگی۔ اس سے کسی کو انکار کی گنجائش نہیں ہے لوگوں کی ہدایت اور رہنمائی کیلئے یہاں آپکی دعا لکھتا ہوں آپنے فرمایا کہ وضو کرکے دو رکعت پڑھکر خدا کی تعریف وتحمید کرکے پہلی رکعت میں والضحیٰ اور دوسری میں الم نشرح پڑھو اور حمد اور استغفار بھی بتایا جسکے بعد یہ دعا مانگو۔ دعا حضرت خلیفۃ المسیح مرحومؓ "الٰہی اسلام پر بڑا ابتر حال ہے مسلمان اول سست دوم دین سے بیخبر سوم قرآن سے بیخبر رسول کریمؐ کی سوانح عمری سے بیخبر تو انمیں ایک ایسا آدمی پیدا کر جسمیں قوت جذب قوت جاذبہ ہمت بلند کمال استقلال پھر بڑی دعائیں کرنیوالا ہمیں تمام یا اکثر رضاؤں کو اس نے پورا کیا ہو۔ قرآن اور صحیح حدیث سے باخبر ہو۔ پھر اسکو ایک جماعت بخش۔ وہ جماعت نفاق سے پاک ہو۔ انمیں تباغض نہ ہو۔ اس جماعت کے لوگوں میں جذب ہمت بلند اور وہ بھی قرآن وحدیث سے واقف ہوں۔ انکو ابتلاؤں میں ثبات عطا کر۔ ابتلا ما لا طاقۃ لنا بہ نہ ہوں پھر اس شخص اور اس کی نسل کو ویسی ترقی دے جیسا کہ میں نے دعا کی ہے۔ تم بھی انصار اللہ اور مؤید بن جاؤ +

امر بالمعروف

خدا سے ڈرو

زبور میں لکھا ہے۔ کہ دانائی اور حکمت کا آغاز اللہ تعالیٰ کا ڈر اور خوف ہے۔ راس الحکمۃ مخافۃ اللہ۔ تمام احکام تقویٰ الٰہی پر مبنی ہوتے ہیں۔ بغیر تقویٰ الٰہی کے کوئی نیکی نیکی نہیں رہتی۔ حضرت اقدس مسیح موعود عم فرماتے ہیں ہر ایک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا۔ تمام فساد اور جھگڑے صرف اسی لئے پیدا ہوتے ہیں۔ کہ لوگ اللہ سے نہیں ڈرتے۔ اور اپنی نفسانی خواہشوں کو اس میں داخل کر لیتے ہیں۔ ابلیس اور ملائکہ میں کیا فرق ہے۔ دونوں نے حضرت ابو البشر آدم کے خلیفہ ہونے سے انکار کیا مگر ملائکہ میں خوف اور خشیت الٰہی تھا۔ اس لئے وہ حضرت آدم کی مخالفت سے باز آ گئے۔ اور سر تسلیم ان کے آگے خم کر دیا۔ اور ابلیس نے خوف خدا نہ کیا اور یہ خیال نہ کیا۔ کہ اگرچہ آدم مٹی سے بنا ہے۔ مگر امر الٰہی کے سامنے اس کی اپنی کیا حقیقت ہے اس نے حکم الٰہی کی پرواہ نہ کی اور اپنے تئیں بڑا خیال کیا۔ اور اباء اور استکبار سے کام لیا اور اس کو یہ سمجھ نہ آئی۔ کہ اللہ کی نافرمانی کر رہا ہے۔ قال یا ابلیس ما منعک الا تسجد اذ امرتک قال انا خیر منہ خلقتنی من نار و خلقتہ من طین۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابلیس تجھے کس چیز نے فرمانبرداری کرنے سے روکا۔ جبکہ میں نے تجھے فرمایا تھا۔ کہا میں اس سے بہتر ہوں۔ فرمانبرداری تو اعلیٰ کی کی جاتی ہے۔ نہ کہ ادنیٰ کی۔ مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا ہے۔ اور اس کو تو نے مٹی سے پیدا کیا ہے۔ اس کے جواب میں فرمایا۔ اخرج منہا مذؤما مدحورا۔ تو اس تکبر کی حالت سے نکل جا تو ہمیشہ ذلیل اور خوار ہوگا۔ اس میں عجیب نکتہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو فرمایا۔ کہ تو نے فرمانبرداری کیوں نہ کی۔ جبکہ میں نے تم کو حکم دیا تھا۔ اس نے اذ امرتک کا کوئی جواب نہ دیا۔ بلکہ وہ ذاتیات پر اتر آیا۔ اور متبوع کی اتباع نہ کرنے کے دلائل پیش کرنے لگا۔ اسے یہ خیال نہ آیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی فرمانبرداری کرنے کا حکم دیا ہے اور امر الٰہی کو توڑنا کوئی آسان کام نہیں ہے اگر تنا بڑا ڈرنے کا مقام ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے خلیفہ کی نافرمانی کرنا بڑے گناہ کی بات ہے۔ پیارو تم اس سے بچو۔ تم سخط الٰہی کو اٹھانے کے قابل نہیں ہو۔ تم خدا سے ڈر جاؤ۔ اور اس کے مقرر کردہ خلیفہ کی اطاعت میں داخل ہو جاؤ۔ دیکھو حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام فرما گئے ہیں۔ کہ جس قوم کا ایک رئیس نہیں ہے۔ اس میں وحدت ہرگز قائم نہیں رہ سکتی۔ اور سمجھو کہ وہ قوم مر چکی ہے۔ الامام جنۃ یقاتل من ورائہ۔ بغیر امام کے اشاعت اسلام اور تبلیغ کا کام اور دعوت الی الخیر ہرگز انجام نہیں پا سکتی۔ ایک شخص کے ہاتھ میں باگ حکومت ہونی چاہئے۔ بغیر اس کی رہنمائی اور ہدایت کے کوئی کیا کام کر سکتا ہے۔ ملائکہ نے اپنی غلطی کا اعتراف کیا اور آدم کے فرمانبردار ہو گئے۔ اسی طرح ہر خلیفہ کے وقت اس کے مخالف ہو جایا کرتے ہیں۔ ملائکہ صفت انسان آخر اس کے آگے سر تسلیم خم کر دیا کرتے ہیں۔ اور متکبر انسان اس پر نکتہ چینیاں کرتا رہتا ہے۔

خلیفہ بنانا جبکہ خدا کا کام ہے۔ تو پھر انسانی تدابیر اور حیل کا کیا فائدہ۔ یاد رکھو اور خوب یاد رکھو۔ کہ کسی راستباز کی تکذیب کرنے میں عجلت اور جلدی مت کرو۔ یہ بڑی پھسلنے کی جگہ ہے۔ خدا سے ڈرتے ہوئے اس میں قدم رکھا کرو۔ شاید کہ تم اس میں کہیں پھسل نہ جاؤ۔ اگر تمہارے مطمح نظر خدا کا ڈر اور اس کی رضاء ہمیشہ رہے۔ تو ضرور اللہ تعالیٰ تمہارا ہاتھ پکڑ لیگا۔ اور تم کو مصائب اور شدائد سے نجات بخشتا رہیگا۔ یاد رکھو۔ کہ خدا سے ڈرنے والوں کے ساتھ ہمیشہ اللہ ہوا کرتا ہے۔ ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون۔ ضرور اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ جو اس سے ڈرتے ہیں۔ اور وہ اسطرح نیکی کو بجا لاتے ہیں۔ کہ گویا وہ خدا کو دیکھ رہے ہیں۔ یا کم از کم یہ سمجھتے ہیں۔ کہ خدا ان کو دیکھتا ہے۔ میں نے خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بارہا سنا ہے۔ کہ یہ الہام آپ کو بکثرت ہوا ہے یارو خدا سے ڈر کر کسی کام کرنے کو قدم اٹھایا کرو۔ حضرت اقدس علیہ السلام کی کتب موجود ہیں۔ حضرت اقدس علیہ السلام کے الہامات موجود ہیں۔ اور پہلوں کے نمونے تمہارے سامنے ہیں۔ کسی کی تکذیب کرنے میں یہ مت خیال کرو۔ کہ اسکی ذاتی حیثیت کچھ نہیں۔ دیکھو حضرت مسیح موعود فرما گئے ہیں۔ کہ اس کی پہلی حالت پر خیال مت کرنا۔ انسان خود پہلے نطفہ اور علقہ ہوا کرتا ہے۔ پھر وہی نطفہ علقہ بادشاہ بن جاتا ہے۔ خدا کا پیارا ہو جاتا ہے۔ خدا کا نبی بن جاتا ہے اپنی بڑائی کا خیال مت کرو۔ کیا تم نہیں جانتے۔ کہ متقی کی یہ بھی تعریف ہے۔ کہ وہ اپنے آپکو ہر انسان سے کمتر سمجھے اور وہ بڑائی کا خیال بھی دل میں نہ لائے۔ الکبریاء ردائی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ بڑائی تو میری چادر ہے۔ دیکھو حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ "قدیم سے خدا کہتا چلا آیا ہے۔ کہ پاک دل بننے کے سوا نجات نہیں۔ سو تم پاک دل بن جاؤ۔ اور نفسانی کینوں اور غصوں سے الگ ہو جاؤ۔ انسان کے نفس امارہ میں کئی قسم کی پلیدیاں ہوتی ہیں۔ مگر سب سے زیادہ تکبر کی پلیدی ہے۔ اگر تکبر نہ ہوتا۔ تو کوئی شخص کافر نہ رہتا۔ سو تم دل کے مسکین بن جاؤ"۔ پیارو! بڑے ڈرنے کا مقام ہے۔ حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ سب سے بڑی پلیدی تکبر ہے۔ تکبر کو چھوڑ دو دیکھو متکبر آدمی حق سن ہی نہیں سکتا۔ اذا قیل لہ اتق اللہ اخذتہ العزۃ بالاثم فحسبہ جہنم۔ جب اسے کہا جاتا ہے کہ میاں اللہ سے ڈرو۔ اسکو اپنی عزت اور بڑائی کا خیال آ جاتا ہے۔ پس وہ گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور جہنم اس کے لئے کافی ہو جاتا ہے حضرت مسیح موعود عم فرمایا کرتے تھے۔ کہ سب سے آخری گناہ جو ابدال سے نکلتا ہے۔ وہ تکبر ہوتا ہے۔ تکبر بہت بری بلا ہے۔ قرآن شریف میں بہت جگہ فرمایا گیا ہے۔ کہ متکبر آیات الٰہی سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ ساصرف عن ایاتی الذین یتکبرون فی الارض بغیر الحق وان یروا کل ایۃ لا یؤمنوا بہا وان یروا سبیل الرشد لا یتخذوہ سبیلا وان یروا سبیل الغی یتخذوہ سبیلا ذالک بانہم کذبوا بایاتنا وکانوا عنہا غافلین میں عنقریب اپنے نشانوں سے ان لوگوں کے منہ پھیر دوں گا۔ جو ناحق زمین میں تکبر کرتے ہیں۔ اگر وہ تمام نشان دیکھ بھی لیں۔ کبھی نہیں مانیں گے۔ اور اگر انہیں بھلائی کی راہ بتلائی جاوے۔ اس کو کبھی اختیار نہیں کریں گے۔ اور اگر وہ گمراہی کی راہ دیکھ لیں اسی کو اختیار کرینگے۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے آیات الٰہی کی تکذیب کی اور ان سے غفلت میں پڑ گئے۔ پیارو! تکبر کو چھوڑ دو۔ اور خدا سے ڈرو۔ یقیناً یاد رکھو۔ کہ جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں۔ اور دل ان کے خدا کے خوف سے پگھل جاتے ہیں انہی کے ساتھ خدا ہوتا ہے۔ اور وہ انکے دشمنوں کا دشمن ہو جاتا ہے دنیا صادق کو نہیں دیکھتی۔ پر خدا جو علیم و خبیر ہے۔ وہ صادق کو دیکھ لیتا ہے۔ پس اپنے ہاتھ سے اس کو بچاتا ہے کیا وہ شخص جو سچے دل سے تم سے پیار کرتا ہے۔ اور سچ مچ تمہارے لئے مرنے کو بھی تیار رہتا ہے اور تمہاری منشاء کے موافق تمہاری اطاعت کرتا ہے۔ اور تمہارے لئے سب کچھ چھوڑتا ہے۔ کیا تم اس سے پیار نہیں کرتے۔ اور کیا تم اسکو سب سے عزیز نہیں سمجھتے۔ پس جبکہ تم انسان ہو کر پیار کے بدلہ میں پیار کرتے ہو۔ تو پھر کیونکر خدا نہیں کریگا۔ خدا خوب جانتا ہے۔ کہ واقعی اسکا وفادار دوست کون ہے اور کون غدار اور

تادیب النساء

احمدی بہنوں کی خدمت میں چند معروضات

ہائے وائے کرنے کو تو ہمیں اسلام منع فرماتا ہے۔ کیونکہ یہ بنی نوع انسان کی بھلائی ہی کے لئے ہے۔ کیونکہ اگر اپنے مولا کریم کی رضامندی پر اپنی رضا ظاہر نہ کریں۔ تو ہم ان اللہ مع الصابرین کی بیش بہا خوشخبری سے محروم ہو جائیں گے۔ اور جو جو اعلیٰ قسم کے بے بہا وعدے مولا کریم ورحیم نے ہم سے اپنے کلام پاک میں فرمائے ہیں۔ وہ نہیں ملیں گے۔ مگر میں اس بات کے اظہار سے نہیں رہ سکتی۔ کہ حضرت استاذی المعظم ومرشد مکرم "نورالدین" کا وصال ہم عورتوں کے لئے سخت صدمہ ہے۔ اور حضور ممدوح ایسا نیک سرشت و بے نظیر عالم۔ ہمدرد بے بدل نت نت پیدا نہیں ہوتے۔ حضور کے دل میں جسقدر غمگساری و ہمدردی اس غریب کمزور فرقہ کی بھری ہوئی تھی۔ وہ بہت ہی بے نظیر ہے۔ میں نے خود مشاہدہ کیا۔ کہ آپ نے کئی اُجڑے گھر آباد کئے۔ اور کئی ناامید بیویوں کو جو اپنے خاوندوں کی مہربانی وحسن سلوک سے محروم ہو چکی تھیں۔ انہیں اپنے خاوندوں سے ملاپ کرا دیا۔ پھر دینداری کا شوق قرآن حمید کے احکام پر عمل اور مذاق کلام اللہ عورتوں میں پیدا کرنا یہ علامۂ زمان مغفور نور رضہ کا ہی کام تھا۔ حدیث شریف بخاری کا درس عورتوں میں نیا شروع کیا۔ ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کی تاریخ نہایت ہی یادگار رہیگی۔ کہ جسدن یہ زلزلہ نما واقعہ پیش آیا۔ کہ نماز جمعہ کے وقت نماز کی نیت باندھے ہوئے حضرت نور مغفور رضی اللہ عنہ اس حقیقی پیارے سے جا ملے۔ حضور کے پچھلے درسوں میں جو بہنیں شامل تھیں۔ وہ جانتی ہیں کہ ہر روز حضرت ممدوح رضہ وداع ہوتے۔ گویا کہ ان کو بخوبی معلوم تھا۔ کہ میں اب چندروز ہوں۔ چنانچہ سب متاثر ہوتیں۔ اور رو پڑتیں۔ چنانچہ اسی فروری ۱۹۱۴ء کی بات ہے۔ تاریخ مجھے یاد نہیں۔ درس میں فرمایا۔ کہ اگر میرے گھر والوں سے کوئی قرآن سنائے۔ تو میں بہت خوش ہوں۔ چنانچہ محترمہ والدہ میاں عبدالحی نے قرآن مجید کا رکوع سنایا۔ اور ترجمہ بھی عمدہ طرز سے سنایا۔ جب پڑھ چکیں تو فرمایا۔ سب بیویاں مجھے مبارک دو۔ ہم نے سمجھا خدا جانے کس چیز کی مبارک ہے اس لئے ذرا جھجک گئیں۔ تو پھر فرمایا مبارک دو۔ سب نے جوش سے "مبارک ہو" کی آواز بلند کی تو فرمایا۔ کہ مبارک اس لئے۔ کہ میری بیوی نے عمدہ قرآن سنایا۔ اور مجھے یہ اطمینان ہوگا۔ کہ میرے گھر بھی کسی کو قرآن حمید خوب آتا ہے۔ فرمایا میرا تو جی چاہتا ہے۔ کوئی قرآن خوب سنائے پھر اسے سمجھ کر پڑھے۔ فرمایا کسی دن ہم مر رہے پڑے ہونگے اور تم یاد کروگی۔ کہ ایک ہمارا ماں باپ سے زیادہ خیر خواہ تھا۔ جو نصیحتیں کرتا تھا۔ سو میری بات مان لو۔ جھوٹ چغلی تکبر۔ گلہ۔ غیبت چھوڑ دو۔ پھر حدیث بخاری پڑھاتے ہوئے فرمایا۔ آؤ میری سنت پیارو۔ سنت پیارو۔ (اور آپکی آواز بھرائی ہوتی تھی) خدا سے ڈرو۔ اور بندوں سے نہ ڈرو۔ اپنے مولا رحیم سے سب کچھ مانگو۔ تم کسی بندے کا دیا نہیں کھاتی ہو۔ حق سمجھا دو۔ دوسرے کو حق سمجھانے سے مطلق خوف نہ کھاؤ۔ غرضیکہ حضرت نورالدین مغفور ایسا بے نظیر خدا کا پیارا مشکل سے ملتا ہے مجھ غریب پر تو کئی احسانات تھے۔ ایسی مہربانی شفقت سے پیش آنا پھر جس طرح مہربان ماں باتیں نرمی سے بھی اور سختی سے بھی بھلائی کے لئے سمجھاتی ہے۔ اس لئے ہر بھلی بات سمجھا دیتے۔ درسوں میں اکثر فرمایا کرتے۔ کہ سکینہ کا خط۔ طرز تحریر مجھے بہت پسند ہے۔ ابھی پچھلے دنوں کا ذکر ہے۔ کہ میں درس میں گئی چونکہ دیر بعد گئی۔ آگے بڑھنے کی جگہ نہ تھی۔ عورتوں کے پیچھے بیٹھنے لگی۔ آپ نے دیکھ لیا۔ تو فرمایا۔ اُؤ اسے (یعنی مجھے) آگے جگہ دو۔ یہ بڑا آدمی ہے۔ (یہ حضور کی غریب نوازی کی صفت تھی ورنہ یہ خاکسار ہے کیا چیز) پھر مجھے مخاطب کرکے فرمایا۔ بڑے آدمی کو چاہئے خود بھی اپنی عزت کرکے بڑا بنے۔ سبحان اللہ کس قدر غریب پروری کی صفت ہے۔ آپ امیر تھے۔ مگر غریبوں کا سہارا غریبوں کے لئے ہر وقت دروازہ کھلا رہتا۔ غرضکہ انشاء اللہ آہستہ آہستہ آپکی چند نوازشیں ذکر کرتی رہوں گی۔ اب تو دعا ہے۔ کہ خداوند کریم خلیفۃ المسیح ثانی امیرالمومنین صاحبزادہ معظم کو نور مغفور کا نعم البدل ثابت کرے۔ اور وہ بھی حسب اسلام عورتوں کے حقوق کے حامی اسی طرح ہوں۔ آمین

ہماری بہنوں کو چاہئے۔ کہ جس طرح خلیفہ اول مسیح موعود علیہ السلام کو اپنا غمگسار و ہادی و امام مانتی تھیں۔ اب اسی طرح حضرت صاحبزادہ صاحب کے مبارک ہاتھ پر بیعت سے مشرف ہو کر سلسلہ احمدیہ کی سلک میں منسلک ہوں۔ کیونکہ ہمیشہ سے دستور ہے۔ کہ جسطرح شتر بے مہار کے اور یتیم بچے بغیر ماں باپ کے اچھی طرح نہیں سنورتا۔ اسیطرح قوم سوائے امیر و سرگروہ کے فلاح نہیں پاتی۔ پنجاب میں ایک گالی ہے۔ کہ فلاں شخص بے پیرا بے مرشدا ہے۔ شتر بے مہار۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری قوم میں صاحبزادہ محمود مکرم ایسا بزرگ پیدا کر دیا ہے۔ اب چاہئے۔ کہ ہماری بہنیں ان کی تعلیم سے مشرف ہوں۔ یہاں قادیان میں خواتین احمدیہ نے جوق در جوق بیعت کر لی۔ اور قابل ذکر یہ بات ہے کہ سب سے پہلے ہماری محترم مادر ام المومنین نے اپنے بیٹے کے ہاتھ پر ذوق سے اور بارقت آواز سے بیعت کی۔ محترمہ والدہ میاں عبدالحی صاحب مع بچوں کے اور بڑی بزرگ بیویوں نے صدق دل سے صاحبزادہ صاحب کو اپنا خلیفہ و پیر و مرشد مان کر بیعت کر لی۔ اللھم زد فزد اس لئے سب احمدی سلسلہ کی بہنوں کو چاہئے۔ کہ کثرت وعقیدت دلی سے قادیان شریف میں آکر امیرالمومنین حضرت صاحبزادہ صاحب کی بیعت سے مشرف ہوں۔ اور تعلیم الاسلام سے بہرہ ور ہو کر اعلیٰ درجات حاصل کریں خداوند کریم سب نیک دلوں کو دین و دنیا کی نیکیاں عنایت فرماوے۔ اور شیرازۂ قوم بکھرنے نہ پائے۔ جس طرح حضرت نورالدین رضی اللہ عنہ کا منشاء تھا۔ اسی طرح وحدت قوم میں قائم رہے۔ والسلام

(سکینۃ النساء از قادیان شریف)

الفاظ بیعت

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ (۲ بار) آج میں احمدی سلسلہ میں محمود کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں۔ کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے آئندہ بھی گناہوں سے بچنے کی کوشش کرونگا۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ اسلام کے تمام احکام کو بجالانیکی کوشش کرونگا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء یقین کرونگا۔ مسیح موعود کے تمام دعاوی پر ایمان رکھونگا۔ جو تم کام بتاؤ گے۔ ان میں تمہاری فرمانبرداری کرونگا۔ قرآن وحدیث کے پڑھنے اور سمجھنے اور ان پر عمل کرنیکی کوشش کرونگا۔ حضرت صاحب کی کتابوں کو پڑھنے یا سننے اور یاد رکھنے اور ان پر عمل کرنیکی کوشش کرونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ (۳ بار) رب انی ظلمت نفسی ظلماً کثیراً واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور بہت ظلم کیا۔ اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ تو میرے گناہ بخش۔ کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین

اور جو شخص یا جماعت آج یہ آواز بلند کرتی ہے۔ اس کے دل میں پہلے کیا تھا۔ ہم نے پہلے بھی ظاہر کیا تھا۔ اور یہ مرکزی نقطہ ہے۔ اس سے ہٹنا نہیں چاہیئے۔ ان پمفلٹ باز لوگوں سے پوچھو۔ کہ

اگر یہ حق تھا۔ تو حضرت خلیفہ اول کے وقت کیوں اسکو شائع نہ کیا گیا۔

کیسے اندھیر اور ظلم کی بات ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب جس آیت استخلاف سے خلافت راشدہ کے وجود اور حقانیت پر دلائل پیش کرتے رہے۔ آج یہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ

اس آیت کے معنے انہوں نے سمجھے ہی نہیں

اس سے بڑھ کر قوم کی بدنصیبی کیا ہوگی۔ کہ حضرت مسیح موعود کے استدلال پر بھی یہ لوگ حرف رکھتے ہیں۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔

خلافت صدیقیہ کے انکار کا مسئلہ جب پیدا ہوا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کو صدیقی خلافت کی تائید میں پیدا کر دیا۔ اور وہ اس وقت تک برابر اسکا ذب و دفاع کر رہی ہے۔ اس جمالی سلسلہ احمدیہ میں صدیقی خلافت کا انکار ایک رنگ میں موجود تھا۔ مگر جرأت نہ ہو سکی۔ وہ اب ظاہر ہوا ہے۔ یہ فاروقی خلافت کے بروز ہی کا انکار نہیں۔ بلکہ صدیقی خلافت کا بھی انکار ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق

ایک کثیر تعداد جمہور کی پیدا کر دی۔ جو ان پہلے متبعین کے رنگ و مزاج کی ہے اور انہوں نے فضل عمر کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر اس حق کی تائید کی۔

ہم جانتے ہیں۔ اور خوب جانتے ہیں۔ کہ جس طرح پر خلافت کے منکرین نے پہلے خلافت راشدہ پر غصب کے اور دوسرے اعتراضات کئے۔ اب بھی کئے جاویں گے۔ مگر پہلوں نے کیا پھل پایا۔ جو اب یہ کچھ فائدہ اٹھائیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سلسلہ کو ہماری جماعت نے منہاج نبوۃ پر یقین کیا ہے۔ اور وہ منہاج نبوۃ پر واقع ہوا ہے۔ ضرور ہے کہ اس پر اسی قسم کے ابتلا آویں۔ جو نبیوں کے جانشینوں پر آتے ہیں۔ مگر مبارک اور سعادتمند ہیں وہ لوگ جو اس وقت قدم آگے بڑھاتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ حضرت مولوی صاحب خلیفہ اول کی شان بلند کا اظہار کیا جاتا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔

کہ ان کا وجود ایک فتنہ ثابت ہوا۔ نعوذ باللہ من ذالک

اس محسن کشی اور حق فراموشی کی بھی کوئی حد ہے؟

ہمارے ایک ہمعصر الحکم نے لکھا تھا۔ کہ الوصیت میں ذریت کے متعلق جو فرمایا گیا۔ وہ پورا ہوا۔ یہ کوئی عجب بات نہ تھی۔ اس کے جھٹلانے اور ہنسی کرنے کا موقعہ نہ تھا۔ مومن خدا تعالےٰ کے وعدوں کو بہت جلد پورا ہوتے دیکھتا ہے۔ اور انبیاء علیہم السلام کی سنت میں داخل ہے۔ کہ وہ پیشگوئیوں کو پورا کرنے میں بہت توجہ فرماتے مگر افسوس ہے ہمارے ان منکرین خلافت کو باوجودیکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ذریت کو مخصوص کیا ہے۔ یہانتک ضد ہے۔ کہ اس لفظ سے جسمانی ذریت کو محروم ٹھیرا کر اسے عام کیا جاتا ہے۔

تعجب ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب تو اس وعدہ کو جسمانی اولاد ہی کے متعلق قرار دیں۔ مگر ان کے معزز دوست پیغام میں اسے عام قرار دیں۔

ہم مانتے ہیں۔ کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی خلافت اسی وصیت کے وعدہ ذریت ہی پر قائم نہیں۔ بلکہ اس کے لئے سینکڑوں شواہد اور دلائل ہیں۔ لیکن اس ... ... ضد کی بھی کوئی حد ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی ایات کی تضحیک کیجاوے۔

احمدی قوم! سن اور غور سے سن۔ اور خدا کے لئے بتا۔ کہ کیا یہ سچ نہیں ہے۔ کہ

حضرت صاحبزادہ صاحب آیۃ اللہ ہیں۔

کیا وہ خدا تعالےٰ کے وعدہ کے موافق پیدا نہیں ہوئے کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کا جو نشان یتزوج ویولد لہ فرمایا تھا۔ وہ آپ کے اور آپ کے بھائیوں اور بہنوں کے رنگ میں پورا نہیں ہوا۔ اور اس جہت سے بھی آپ خدا تعالےٰ کے ایک نشان ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود کی

صداقت کی بولتی ہوئی دلیل ہیں

پھر کیا آیۃ اللہ سے استہزا کرنا مومن کی شان ہو سکتی ہے۔ مومن کو ڈر جانا چاہیئے۔ لیکن پیغام ہنسی کرتا ہے۔ اور ٹھٹھے مارتا ہے۔ اور اسے نعوذ باللہ کہتا ہے۔ کہ نفس غالب تھا۔ اور وہ چاہتے تھے کہ خلافت ملے۔ اور وہ بھی جلدی۔ کیا اس سے پہلے خلفاء کے متعلق نہیں کہا گیا۔

برخلافت دلش بسے مائل

اب بتاؤ۔ تم میں اور ان معترضین میں کیا فرق ہے؟

انسان جب مخالفت حق کے لئے اٹھتا ہے۔ تو اس کے حواس بجا نہیں رہتے۔ اور جو منہ میں آتا ہے کہدیتا ہے یہی حال ہمارے ان واجب الرحم دوستوں کا ہو رہا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ بعد خلافت مبارکباد کے نعروں نے عزیز لواحقین حضرت خلیفۃ المسیح اور حضرت کے پرانے اور نئے احباب کو صدمہ پہنچایا کیا یہ ثابت کیا جا سکتا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے لواحقین نے ان کے پاس صدمہ کی شکایت کی۔ پھر صبر و استقلال سے خدا تعالےٰ کی رضا پر راضی ہو جانے والے گروہ کو اتنا سبک سر قرار دینا ، ان کی گستاخی اور ہتک نہیں تو کیا ہے؟

عزیز اور قوم کی امید میاں عبدالحی صاحب تو انا للّٰہ پڑھتا ہے۔ اور ایسا ہی حضرت والدہ صاحبہ عبدالحی خدا کی رضاء پر ہر طرح راضی اور شکرگذار ہے۔ مگر یہ ماں سے زیادہ پیار کرنے والی پھپھا کٹنی کی طرح لوگوں کو بتاتے ہیں۔ کہ ہمیں اور لواحقین خلیفۃ المسیح کو صدمہ پہنچا یا۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے لواحقین نے تو بلا تامل بیعت کر لی۔ اور معاً وہ اس غم اور خوشی میں یکساں شریک رہے۔ کیونکہ خلافت خدا کی نعمت ہے اس پر خوش ہونا مومن کا کام ہے۔ مگر پیغام کے لکھنے والوں کو لاہور میں اس صدمہ کا احساس ہو گیا۔ اگر وہ اس بیان میں سچے ہیں۔ تو والدہ صاحبہ اور صاحبزادہ عبدالحی۔ میاں منظور احمد صاحب اور صاحبزادہ افتخار احمد صاحب کا بیان شائع کریں۔ ورنہ اس قسم کی خفیف الحرکات باتوں سے پرہیز کریں۔

صاحبزادہ صاحب کی خلافت پر جسقدر بھی اعتراض ہوں وہ قابل التفات نہیں ہو سکتے۔ ہاں ہم ان لوگوں سے یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ وہ کوئی ایسا اعتراض کر کے دکھاویں۔ جو پہلے کسی خلیفہ پر نہ ہوا ہو۔ محض اعتراض اور انکار کوئی چیز نہیں ہے۔ یہ سنت اللہ ہے۔ اعتراض ہوتے آئے ہیں۔

الحمد للّٰہ حق برزبان جاری کا مسئلہ بھی انہی اعتراضوں میں نکل آیا۔ وہی پیغام لکھتا ہے۔ کہ یہ تہذیب اور روشنی کا زمانہ ہو اور پھر حضرت مسیح موعود جیسا اعلےٰ اور قابل انسان کی تیار کی ہوئی جماعت جس نے ساری دنیا سے روحانی جنگ کرنا ہے۔ اس کو کہا جاتا ہے۔ کہ

ایک نوجوان متقی کو پیر مان لو۔

گیونکہ حضرت مسیح موعود کی ذریت ہونے کی وجہ سے ہم پر فوقیت رکھتا ہے۔

متقی نوجوان تو تم نے مان لیا۔ اب کیا کہتے ہو۔ متقی ملاں کو اس پر حملے کرنا متقی کی شان نہیں۔ باقی یہ بتانا تمہارا فرض ہے۔ کہ کب کسی نے کہا۔ کہ اس لئے امام مان لو کہ وہ ذریت میں سے ہے۔ امامت اور خلافت محض ذریت کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ نے اپنے فعل سے بتا دیا ہے۔ کہ اس کلاہِ خلافت کا وہی اکیلا حقدار ہے کیا تم نہیں جانتے۔ کلاہِ خلافت بہر کس کے رشاد کلا اور یہ کہنا۔ کہ ساری جماعت کے دلوں کو رجوع نہیں کیا۔ اس لئے خلافت کے منصب پر بیٹھنے کے حقدار نہیں۔ ان خادمانِ دین اور واقفانِ دین علوم سے کوئی پوچھے کہ سب قلوب تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور نبوت پر بھی متفق نہیں۔ خدا کی الوہیت کے اقرار پر بھی متفق نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے میں ساری قوم کہاں متفق۔ پھر صدیقی خلافت اور فاروقی صداقت کے منکرین آج تک تبرا کرنے والے موجود۔ اگر فضل عمر کی خلافت کا کوئی انکار کرے۔ تو وہ کس شمار میں ہے۔

کور چشم آناں کہ در انکار ما افتادہ اند

اور کسی ایسے آدمی کا نام لو۔ جس کی طرف سارا انسان ملتفت ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنی زندگی میں ایک شخص کو تمہارا امام بنایا۔ اگر تمہیں اس پاک وجود سے تعلق اور حسن ظن ہے۔ تو کیا تم اب یہ یقین کرتے ہو۔ کہ نعوذ باللہ انہوں نے ایک غیر متقی انسان کو تمہارا نمازوں میں امام بنایا۔ اور تمہاری انتظامی مجلسوں کا صدر اسے قرار دیا۔

کچھ ہوش کر کے غور کرو۔ اور غور سے ہماری بات سنو ہمیں ان کی تحریریں پڑھ کر تعجب اور افسوس ہوتا ہے۔ کہ وہ کن باتوں کو پیش کر رہے ہیں۔ اور نہیں جانتے کہ انکی سنانِ قلم کا وار کس پر پڑتا ہے۔ کہتے ہیں بسطۃ فی العلم والجسم نہیں بسطۃ فی العلم تو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ اور ہم مشاہدہ سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس کی زبان اور قلم پر وہ معارف اور حقائق جاری ہوئے ہیں جو ہر کسی کو نہیں دئے جاتے۔ رہی بسطۃ فی الجسم اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ وہ موٹا تازہ کیکر سنگھ پہلوان ہو اور حرکت بھی نہ کر سکے۔ دو قدم چلے۔ تو سانس پھول جاوے اور چار آدمی گھنٹوں مالش کریں۔ تو طبیعت درست ہو۔ اور اگر اس سے یہی مراد ہے۔ تو پھر بڑی مشکل ہوگی حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو ہمیشہ ہی بیمار رہتے تھے۔ اور یہ بیماری انکی صداقت کا نشان تھی۔ اور خلیفۃ المسیح خلافت کے بعد عموماً بیمار رہے۔ تو اس معیار پر تمہارے اعتقاد کے موافق نہ مسیح موعود مسیح موعود تھا۔ نہ خلیفۃ المسیح خلیفۃ المسیح ونعوذ باللہ من ذالک* حضرت صاحبزادہ صاحب کو جو قوت اور طاقت اللہ تعالےٰ نے دی ہے۔ اور جس مستعدی اور ہمت سے وہ کام کر رہا ہے۔ اس کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ بسطۃ فی الجسم کا ادنیٰ ثبوت ہے۔ پانچ نمازوں کا امام ہے۔ ہر روز قرآن مجید کے دو درس عام دیتا ہے۔ اور سینکڑوں خطوط روزانہ پڑھتا ہے۔ لنگر خانہ کا ناظم ہے۔ مدرسہ احمدیہ قوم کا نگران ہے۔ دوسرے کتنے ہی کاموں کے متعلق ہدایات دیتا۔ اور ان کی نگرانی کرتا ہے۔ پھر تمہارے لئے دعاؤں میں لگا رہتا ہے اور دوسرے حقوق کی نگہداشت کرتا ہے یہ اچھا انسان ہے۔ اگر آنکھیں ہیں تو دیکھو۔ اور کان ہیں تو سنو +

الغرض اے احمدی قوم ہم تمہیں آگاہ کرتے ہیں۔ کہ تو اس اصل محکم کو سمجھ لے۔ کہ محض اعتراضات کوئی چیز نہیں ہوتے اور خصوصاً جب خیالی اور فرضی ہوں۔

خلافت حقہ کو خدا نے قائم کیا ہے۔ اور خدا ہی کی تائید اور نصرت اس کے ساتھ ہوتی ہے۔ حضرت صدیق کو ان اللہ معنا کی بشارت حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سنائی تھی۔ یہاں خدا تعالیٰ نے اپنے مسیح موعود کو مخاطب کر کے بکثرت فرمایا۔ انی معک ومع اہلک۔ انی معک یا ابن رسول اللہ۔ اور پھر خدا تعالیٰ تو اہل بیت کی تطہیر بذریعہ الہام کرے۔ اور اپنے موعود مامور اور رسول کے ذریعہ کہے کہ اہل بیت کو پاک کیا گیا۔ اور ہر قسم کی رجس سے ان دور کیا گیا۔ اور وہ لوگ جو اپنی [illegible] نجات نہیں پاسکے ایک مسلم متقی کے خلاف زبان کھولنے سے نڈر ہیں۔

دیکھو نصاریٰ کو بھی دھوکا لگا تھا۔ کہ حضرت مسیح ابن مریم کے مس شیطان سے پاک ہونے کا ذکر خصوصیت سے کیوں کیا گیا۔ حضرت مسیح موعود نے تمہیں بتایا۔ کہ چونکہ مسیح ابن مریم پر ناپاک لوگوں نے اعتراض کیا۔ اسلئے اللہ تعالےٰ نے تطہیر کی اہل بیت نبوی پر خبیث الفطرت لوگوں نے اعتراض کیا تو قرآن مجید نے آیۃ تطہیر کے ذریعہ انہیں پاک ٹھہرایا۔ یہاں بھی ایک امام متقی کے متعلق شبہ ڈالنے والے کھڑی ہوئی تھی۔ اسلئے پہلے سے کہا گیا۔ کہ وہ رجس سے پاک ہے۔ اور آیۃ تطہیر اہل بیت کیلئے نازل کی۔

آج تم خبردار ہو تا تم کو ڈگمگایا نہ جاوے۔ مولوی شیر علی صاحب کے اعلان کو یہ کہکر رد کیا جاتا ہے کہ انصار اللہ ہے۔ انصار اللہ میں تو نور الدین بھی تھا۔ پھر وہ بھی اس سازش میں شریک ہوا اور خود خدا نے تائید کی۔ تو اللہ میاں بھی شریک ٹھیرے۔

-- -- -- -- -- جب ریویو آف ریلیجنز کو ایڈٹ کرنے کو شیر علی قابل قدر تھے جب اسے ولایت کیلئے تیار کیا جاوے۔ تو اس سے بہتر آدمی نہ ملے۔ مگر جب وہ خلافت حقہ راشدہ کی بیعت کرے۔ تو وہ ایک منصوبہ باز اور سازشی انسان۔ شرم کرو۔ کیوں خدا کی مخلوق کو دھوکہ دیتے ہو۔ ہم اور کچھ نہیں کہتے اور بار بار یہی کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ خلیفہ کے مقابلہ سے باز آؤ۔ ناقۃ اللہ کا مقابلہ کبھی سکھ نہیں دیتا۔ اس مخالفت کا پہلا نتیجہ تو یہ ہوا۔ کہ تمہاری زبان پر بھی حق جاری نہیں ہو سکتا۔ اور وہ مطاعن کیلئے کھل گئی ہیں۔ کبھی کسی بھائی کے خلاف زبان دراز کرتے ہو۔ اور کبھی کسی کو دھمکاتے ہو۔ واقعی بات ہے۔ کہ خدا کا یہ برگزیدہ بڑی چشم پوشی سے کام لے رہا ہے اور درگذر کر رہا ہے۔ تم اسکی مخالفت کرتے ہو وہ تمہارے لئے دعا کرتا ہے۔ تم اسکے خلاف غلط اور بے بنیاد باتیں مشہور کرتے ہو وہ کہتا ہے۔ مجھے آرام نہیں آئیگا۔ جبتک ایک بھی باہر رہ جاوے۔ تم اس کے خلاف لوگوں کو بھڑکاتے ہو۔ کہ گویا وہ حکومت کا خواہش مند ہے۔ اور وہ کہتا ہے۔ کہ تم نے مجھے [illegible] تم کہتے ہو کہ وہ اتنا مآل اندیش نہیں کہ ہم نشینوں کی باتوں کو سمجھے [illegible] خوشامد پسند ہے مگر تمہارا امام اسکی مآل اندیشی اور بے ریائی کا ثبوت اپنے عمل سے دیتا ہے۔ وہ تمہاری انجمن کا صدر بنا کر کی رائے کو وقعت دیتا ہے۔ اور خود تمہیں بھی سمجھاتا ہے۔ آؤ خدا سے ڈر جاؤ۔ اور تفرقہ نہ کرو۔

حبل اللہ کو مضبوط پکڑو۔ دیکھو تمہیں بار بار خلیفۃ المسیح نے اپنی بیماری کے ایام میں سمجھایا تھا۔ کہ تفرقہ نہ کرنا جھگڑے نہ کرنا سعادتمند ہو تو ان نصائح کو بھول نہ جاؤ۔ ان خوردہ نکتہ چینیوں کا جواب اللہ تعالیٰ خود دیدیگا۔

آخر میں ہم پھر اس قوم کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ استغفار اور دعاؤں سے کام لیں۔ اور خدا تعالیٰ کے حضور جھکے رہیں آج کے اخبار کے ساتھ جو ضمیمہ ہے۔ اسے پڑھیں۔ اور سنائیں اور پھیلائیں۔ انہیں معلوم ہوگا۔ کہ کیا یہ معمولی انسان کا کلام ہے۔ یا روح القدس سے فیض یافتہ انسان بول رہا ہے۔ فتدبرو۔ لاتکن من الغافلین +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

صداقت ہمیشہ غالب رہتی ہے!

کچھ تو خوف خدا کرو لوگو!
کچھ تو لوگو خدا سے شرماؤ

ہم دیکھتے ہیں کہ کچھ دنوں سے متواتر اخبارات ۔ اِنشتہارون اور لیکچر دن کے ذریعہ خلافت کے خلاف لوگون کو بھڑکایا جا رہا ہے ۔ اور واقعات کو ایسے گھنونے اور مکروہ رنگ میں پیش کیا جاتا ہے جس سے لوگون کے دلون میں نفرت پیدا ہو ۔ لوگوں کو بتایا گیا ہے کہ خلیفہ تقوےٰ کی راہ سے دُور ہے ۔ اور متقی نہیں ہے ۔ اور انہیں مدت سے خلافت کی خواہش تھی انصار اللہ کی سازش سے وہ خلیفہ بنائے گئے ہیں ۔ اور صدر انجمن احمدیہ کے ممبرون کے مشورون کے بغیر یہ کام ہوا ہے ۔ وہ جماعت کو تباہ کرنا چاہتے ہیں ۔ حضرت صاحب کے جاری کردہ کامون کو روکنا چاہتے ہیں ۔ لوگون کو کافر کہتے ہیں ۔ صدر انجمن احمدیہ کو توڑنا چاہتے ہیں ۔ اور اسی قسم کے اور بہت سے اعتراض ہیں جو کئے جاتے ہیں گو ہمین ان بے دلیل باتوں کے جواب دینے کی ضرورت نہیں تھی ۔ لیکن جب کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک قلیل حصہ جماعت کا اس فریب میں آگیا ہے تو مجبوراً ہمیں ان باتون کے متعلق کچھ لکھنا پڑا ۔ اور چونکہ ہماری نیت نیک ہے ۔ اِسلئے اللہ تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں کہ وہ ہمارے اس اشتہار کو بہتوں کی ہدایت کا ذریعہ بنا دیگا ۔

اول تو ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ان تمام واقعات کے پھیلانے کی وجہ سوا اسکے کوئی نہیں کہ جماعت کو بھڑکایا جائے ورنہ خلافت کا ان امور سے کچھ تعلق نہیں ۔ جبکہ چھ سال تک حضرت خلیفۃ المسیح اپنے لیکچرون اور درسوں اور خطبوں میں اسبات پر زور دیتے رہے ہیں کہ خلیفہ خدا بناتا ہے تو آج ان سوالات کا اُٹھانا کس طرح جائز ہو سکتا ہے جسے خدا تعالیٰ نے خلیفہ بنایا ہے اُسپر اعتراضات کس طرح درُست ہو سکتے ہیں اور اگر اس وقت کے خلیفہ کو خدا نے نہیں بنایا تو حضرت ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ اور علیؓ رضی اللہ عنہم کو بھی خدا نے نہیں بنایا ۔ پھر سب کا انکار کر دو ۔ اور انھیں جھٹلا دو ۔

باقی رہا سوال متقی غیر متقی کا ۔ سو اگر اختلاف خیالات کی وجہ سے اتقا پر حرف آتا ہے تو دنیا میں کون ہے جو متقی ہو سکتا ہے ۔ زید کہتا ہے کہ چونکہ ان کا عقیدہ ایسا اور ایسا ہے اِسلئے وہ متقی کیونکر ہو سکتے ہیں مگر جو بکر کے ہمخیال ہیں انکے نزدیک زید اور اسکے ہمخیال متقی نہیں ہو سکتے تو متقی دنیا میں کوئی ہوا ہی نہ ۔

انصار اللہ کے منصوبوں سے خلافت کا جو بیان ہے اسکی شہادت ان دو ہزار آدمیوں سے لیجائے ۔ جو اس وقت قادیان میں موجود تھے ۔ انصار اللہ کی جماعت تو ہے ہی ایک سو بارہ کے قریب ۔ وہ دو ہزار شکلیں کیونکر اختیار کر سکتی تھی ۔ پھر اسوقت تک جو بیعت کے خطوط آرہے ہیں انمین ایک ہزار سے زیادہ ایسے آدمی ہیں جنھوں نے بغیر کسی اطلاع کے حضرت میان صاحب کو بیعت کا خط لکھا ہے کیا وہ بھی انصار اللہ کا منصوبہ ہے ۔ پھر ہم کہتے ہیں کہ حضرت صاحب نے اپنے ایک بیٹے کی نسبت فضل عمر کا الہام لکھا ہے یعنی وہ دوسرا خلیفہ ہو گا کیونکہ حضرت عمرؓ دوسرے خلیفہ تھے تو کیا حضرت مسیح موعود بھی انصار اللہ کے اس منصوبہ میں شامل تھے ۔ علاوہ ازین اسوقت تک سینکڑوں آدمی خوابون کے ذریعہ بیعت کر چکے ہیں کیا وہ سب اس منصوبہ میں شامل ہیں یا اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتہ بھی اس منصوبہ میں شامل ہیں اگر یہ سب اس منصوبہ میں شامل ہیں تو ہمیں یہ منصوبہ شوریٰ سے لاکھ درجہ بہتر معلوم ہوتا ہے ۔ ڈھائی ہزار آدمیوں میں سے ڈیڑھ دو سو آدمیون سے زاید نہیں تھے جنھون نے بیعت نہیں کی پھر کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ شوریٰ نہ تھا ۔ وہ آدمی تو بتاؤ ۔ جیسکے ہاتھ پر سب جماعت بغیر ایک شخص کے اختلاف کے بیعت کرنے پر تیار تھی یا ہے ۔ ہم آخر میں ایسے معترضین سے یہ کہتے ہیں کہ اگر یہ بات کہ انصار اللہ کے منصوبہ سے یہ کام ہوا ہے دُرست ہے تو ایسے کئی انصار اللہ میں جنھون نے اس وقت تک بیعت نہیں کی اُن سے حلفیہ شہادت دلواؤ کہ آیا کبھی انھیں یہ تحریک کیگئی ہے پھر دیکھو کہ خدا کیا فیصلہ کرتا ہے ۔

خلافت کی خواہش اگر صاحبزادہ صاحب کے دل میں تھی تو اس کا علم ان لوگون کو ہو گا جو علم غیب کا دعوےٰ کرتے ہیں صاحبزادہ صاحب نے قسم کھا کر انکار کیا ہے اگر وہ لوگ جو اس قسم کے اعتراض کرتے ہیں سامنے آکر لعنۃ اللّٰہ علے الکاذبین کے ساتھ مؤکد قسم کھا جائیں کہ صاحبزادہ صاحب کو یہ خواہش تھی ۔ پھر خدا تعالیٰ خود حق و باطل میں فرق کر دیگا ۔ انشاءاللّٰہ ۔ اور اگر انمین یہ جرأت نہیں تو خدا سے ڈریں اور اپنے ایمان کی خبر لیں

یہ جو مشہور کیا جاتا ہے کہ صدر انجمن کے مشورہ کے خلاف یہ فیصلہ ہوا یہ بھی ایک دھوکا دہی ہے کیونکہ حضرت صاحب نے کہیں نہیں لکھا کہ خلیفہ صدر انجمن کے مشورہ سے ہوا کرے اگر کوئی ایسی تحریر ہے تو پیش کرو ۔ خلیفہ تو حاضر الوقت لوگون کے مشورہ سے ہوتا ہے اور انمین سے ایک کثیر حصہ نے سوائے ڈیڑھ دو سو آدمیون کے خلیفہ کی بیعت کر لی ۔ اور ایسے جوش سے کی کہ وہ نظارہ دیکھنے والے ان غلط بیانیون کے مرتکبین کے بیانات پر سخت حیران ہیں ۔

پھر یہ بھی یاد رہے کہ صدر انجمن سے لاہور کے چند ممبر اور مولوی محمد علی صاحب مُراد نہیں بلکہ صدر انجمن احمدیہ مین انکے علاوہ اور بھی ممبر ہیں لیکن بعض ممبران کی استبدادیت تو اسی سے ظاہر ہے کہ یہ اپنے آپکو ہی ممبر قرار دیتے ہیں ۔ اور جس کام میں انہیں خلاف ہوا اسے صدر انجمن کے مشورہ خلاف کہا جاتا ہے ۔ صدر انجمن احمدیہ میں اس وقت پندرہ ممبر ہیں ۔ جنمیں سے حضرت خلیفۃ المسیح کی وفات کے وقت قادیان میں گیارہ موجود تھے جتنا بڑا اجتماع اس سے پہلے بہت کم ہوا ہے ان گیارہ ممبرون کا ایک اجلاس ہوا تھا ۔ جنمیں سے پانچ ممبر تو اسبات پر مصر تھے کہ خلیفہ کوئی نہ ہو اگر ہو تو اس کی بیعت سب پر واجب نہ ہو ۔ اور وہ انجمن پر حاکم نہ ہو (اس خیال سے احباب اندازہ لگا سکتے ہین کہ ان ممبران کا ایمان حضرت خلیفۃ المسیح کے زمانہ میں کیا تھا ۔ اور یہ آپکے ساتھ جسقدر اخلاص ظاہر کرتے تھے اسمیں کہانتک سچائی تھی) چھ ممبر خلیفہ کے مؤید تھے ۔ اور وہ ایسے ہی خلیفہ کے قایل تھے جیسے کہ حضرت خلیفہ اوّل تھے ۔ چنانچہ آخر میں ان منکرین خلافت سے کہدیا گیا تھا کہ جبکہ ہم ایک خلیفہ کا ہونا ضروری سمجھتے ہیں اور یہ ہمارا مذہبی عقیدہ ہے اسلئے ہم زیادہ گفتگو کرنی نہیں چاہتے ۔ اور ہم اس کا فیصلہ کرنا چاہتے ہیں ۔ چنانچہ عام مجلس میں سوال ہوا ۔ اور سب نے (سوائے ایک نہایت قلیل جماعت کے) ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کر لی ۔ بس یہ کہنا کہ انجمن سے نہیں پُوچھا گیا انجمن سے نہیں پوچھا گیا ۔ کہانتک دُرست ہو سکتا ہے کیا وہ دوسرے ممبر انجمن میں داخل نہیں ہیں یا چند خاص ممبرون نے انجمن کو خرید ا ہوا ہے جبکہ موجودہ ممبران کی کثرت اسی طرف تھی کہ ایک خلیفہ ایسا ہونا چاہیئے ۔ جو انہیں اختیارات کے ساتھ ہو ۔ جو حضرت خلیفہ اوّل کے تھے ۔ تو پھر یہ اعتراض کہانتک دُرست ہو سکتا ہے ۔ غیر حاضر ممبروں میں سے سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹی کی تحریر ہمارے پاس موجود ہے ۔ جسمیں انھون نے مانا ہے کہ خلیفہ انجمن کا مطاع ہو گا ۔ اور اس کی اطاعت انجمن پر اسیطرح واجب ہوگی جس طرح حضرت خلیفہ اوّل کی تھی اور ہم اس نیک انسان کی نسبت کبھی یہ خیال نہیں کر سکتے کہ اُنھون نے محض نفاق سے حضرت خلیفہ اوّل کو خوش کرنے کے لیئے یہ بیان دیا تھا ۔ پس چار میں سے ایک اور بھی اسی کثرت مین شامل ہو گیا اور ایک نے بیعت بھی کر لی ہے اور چھ حاضر الوقت ممبرون کے ساتھ ان دونون کو ملا کر آٹھ ممبر ہوتے ہیں جو خلافت کے مؤید تھے اور صرف چھ مخالف تھے ۔ کیونکہ ساتویں سیٹھ عبد الرحمان صاحب

ہیں جن کی رائے کا کچھ علم نہیں۔ اور اگر ان کی رائے کثرت کے خلاف نہیں ہو تب بھی سات خلاف اور آٹھ موافق بنتے ہیں جنمیں پریزیڈنٹ بھی شامل ہے۔ اب بتاؤ کہ یہ کہنا کہ صدر انجمن احمدیہ کا مشورہ فیصلہ کے خلاف ہے کہاں تک درست ہے۔ ہاں جس طرح بعض ممبران صدر انجمن کو اپنی ذاتی ملکیت خیال کرتے ہیں اسکے لحاظ سے بے شک خلاف ہو سکتا ہے ورنہ نہیں دراصل جواب تو یہی ہے کہ صدر انجمن کو خلیفہ کے انتخاب کا اختیار حضرت مسیح موعود نے دیا ہی نہیں ۔

باقی رہا کہ لوگوں نے کسی خاص ممبر کی بات کیوں نہیں سُنی۔ سو چونکہ وہ ممبر پہلے ہی سے اپنے خیالات کا اظہار ٹریکٹ میں کر چکے تھے کہ ہیں کسی خلیفہ کو جو جماعت کا مطاع ہو اور جس کی بیعت ضروری ہو نہیں مان سکتا۔ تو وہ لوگ جو انتخاب خلیفہ کیلئے جمع ہوئے تھے اسکے خیالات کو کب سُن سکتے تھے۔ اور اگر جماعت کسی کی بات کو نہ سُننا چاہے تو کون اُسے مجبور کر سکتا تھا کہ ضرور سُنے۔ خصوصاً جبکہ وہ تقریر اس وقت نہایت فتنہ انگیز ہو سکتی تھی۔ اور ابھی کوئی خلیفہ بھی نہ ہوا تھا ۔

غیر احمدیوں کو مسلمان یا کافر کہنے کا سوال بھی نہایت بے موقعہ اٹھایا گیا ہے اور اس سے سوائے اس کے کچھ مقصود نہیں کہ غیر احمدیوں کی تائید حاصل کیجائے اور بعض احمدیوں کو بھی اپنا ہمخیال بنایا جاوے ورنہ جب کہ ایک جماعت کسی ایسے خلیفہ کو مانتی ہی نہیں جسکی بیعت ہر احمدی پر واجب ہو تو پھر اس سوال کے کیا معنے ہوئے اور اگر اس اعتراض کو درست بھی مان لیا جائے اور سمجھا جائے کہ کسی بات میں بھی خلیفہ کے خیالات جماعت کے مخالف نہیں ہونے چاہئیں تو جماعت میں صلح کا کیا طریق ہو گا۔ اگر ایسا شخص خلیفہ ہوتا جو سب کو مسلمان کہتا تو کافر کہنے والے اُسے کیونکر مان سکتے تھے پس یہ ایسی بات ہے کہ جس سے تفرقہ مٹ ہی نہیں سکتا تھا پھر ہم کہتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے زمانہ میں یہ دو خیال پائے جاتے تھے یا نہیں اگر تھے تو اسوقت خلیفہ کے ہاتھ پر دونوں فریق کسطرح متحد رہ سکتے تھے ہم دکھا سکتے ہیں کہ خلفائے راشدین سے صحابہ کا اختلاف ہوا ہے پھر خود خلیفہ اوّل کا قول پیش کر سکتے ہیں کہ اگر تم کو مجھ سے اختلاف ہو تو میرے سامنے پیش کرو۔ مگر ادب سے۔ پس یہ خیال کرنا کہ لاکھوں آدمی ایک ہی خیال کے ہوں جنون ہے خود حضرت مسیح موعود کے سامنے ایک شخص نے اپنا یہ عقیدہ پیش کیا کہ میں مسیح کو باپ یا بیٹا سمجھتا ہوں اور آپنے اسے ناپسند کیا تو بعض لوگوں کے کہنے پر کہ یہ شخص جماعت سے نکل گیا حضرت خلیفہ اوّل نے آپکی خدمت میں یہ معاملہ پیش کیا تو آپنے تحریر فرمایا کہ اس سے وہ جماعت سے خارج نہیں ہو سکتا۔ پس اسوقت اس سوال کو اٹھانا اسی غرض سے ہو سکتا ہے کہ لوگوں کی ہمدردی حاصل کیجائے۔ ہاں احادیث سے ثابت ہے کہ خلیفہ ایسے خیالات کو جن سے وہ فساد ہوتا ہوا دیکھے ظاہر کرنے سے روک سکتا ہے

اور اس کا یہ مطلب نہیں کہ کوئی شخص اپنے خیالات کے خلاف بیان کرنے پر مجبور کیا جا سکتا ہے بلکہ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ ایسی صورت میں وہ کہہ دے کہ چونکہ خلیفہ نے مجھے اس مسئلہ پر اپنے خیالات کے بیان کرنے سے روک دیا ہے اسلئے میں کچھ نہیں کہہ سکتا اور یہ ایک انتظامی امر ہے ۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کو توڑنے کی تجویز ہے اول تو اس بات کی صداقت اسی بات سے ظاہر ہو جاتی ہے کہ ایک حصہ صدر انجمن احمدیہ کے ممبروں کا موجودہ خلیفہ کی بیعت کر چکا ہے کیا وہ خلاف لکھنے والے ممبروں سے صدر انجمن احمدیہ کا کم خیرخواہ ہے۔ دوم۔ ہم وثوق سے شہادت دیسکتے ہیں کہ موجودہ خلیفہ کا قطعاً یہ خیال نہیں بلکہ ان کا مذہب ہے کہ لا خلافۃ الا بالمشورۃ۔ یعنی کوئی خلافت بغیر شورہ کے نہیں ہو سکتی ہاں قرآن شریف یہ ضرور بیان فرماتا ہے کہ اگر کبھی کثرت رائے کے فیصلہ میں نقصان نظر آئے تو فاذا عزمت فتوکل علے اللہ۔ اور اسی پر عمل تھا صحابہ کا۔ مرتدین کے ساتھ جنگ کرنے پر اکثر صحابہ ناراض تھے مگر حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ بہتری اور خیر اسی میں ہے جو میں سمجھتا ہوں ۔

بعض ممبروں کے ہٹانے کے متعلق بھی غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے۔ باہر کے خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بات بھی لوگوں میں مشہور کیگئی ہے حالانکہ خلیفہ نے قطعاً کبھی بھی اس قسم کا خیال ظاہر نہیں کیا ۔

ہم سب دوستوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ روایات میں بہت کچھ انسان کے اپنے خیالات ملجاتے ہیں اسلئے اس قسم کی افواہوں پر قطعاً اعتبار نہ کیا کریں انسان کو ہوا و ہوس اندھا کر دیتے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ بغیر ثبوت قسم قسم کی روائتیں مشہور کر رہے ہیں اگر ہم لوگ بھی اسی قسم کی روایات کو ترجیح دیں۔ تو شاید دفتروں کے دفتر سیاہ ہو جاویں مگر ہم اسے تقوے کے خلاف جانتے ہیں۔ اور دوستوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ بھی ان روایات کا بالکل اعتبار نہ کریں گو وہ کتنا ہی بڑا آدمی پیش کرے کیونکہ غضب بڑے آدمیوں کی آنکھوں پر بھی پٹیاں باندھ دیتا ہے ۔

ہاں ایک بات ضروری ہے کہ ان روایات کا اگر فیصلہ کرنا ہی منظور ہے تو اس کا بہتر طریق نہیں کہ زید یا بکر کہدے اور اُسے مان لیا جائے بلکہ الزام لگانیوالے کو مجبور کیا جائے کہ وہ ان الفاظ سے اس روایت کو شائع کرے کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کی جھوٹی قسم کھانی لعنت کا موجب ہے کہ میں نے یہ واقعہ خود دیکھا ہے یا یہ بات خود ملزم کے مونہہ سے سُنی ہے۔ اور اگر میں جھوٹ بولتا ہوں یا اصل بات کو کسی ایسے پیرایہ میں بیان کرتا ہوں جو کہنے والے کے منشاء کے خلاف ہو تو خدا تعالیٰ مجھے میرے جھوٹ اور بدنیتی کی سخت سے سخت سزا دے ۔

اس طریق سے ایک سال کے اندر اندر جماعت کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ بعض لوگوں نے کس طرح حق سے بُعد اختیار کیا ہے ۔

ہم آخر میں جماعت کو یہ نصیحت کرنا چاہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ہر ایک صداقت کے معلوم کرنیکے لئے ایک راہ مقرر کیا ہے اور وہ دُعا ہے۔ بہت لوگ ہیں جنکو دُعا نے اسوقت فتنہ سے بچا لیا ہے پس وہ لوگ جنکو خود خلافت پر ابھی کچھ شکوک ہیں اور ابھی تک بیعت نہیں کر سکے ہم انہیں ایک آسان طریق کیطرف بلاتے ہیں اور وہ یہ کہ اپنے دل کو خالی کر کے اور ہر قسم کی بدظنی اور شک سے علیحدہ ہو کر وہ کچھ دن متواتر تہجد میں دُعا مانگیں اور رات کو سوتے وقت بھی کہ الٰہی اگر یہ خلیفہ برحق ہے اور تیرا مقرر کردہ ہے تو ہمیں اسکی طرف ہدایت کر اور اسکی مخالفت یا اس کی علیحدگی سے ہمیں بچا لے اگر خلوص نیت سے وہ ایسا کرینگے تو ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا شرح صدر کر دیگا یا کوئی رویا یا خواب انکو نظر آ جائیگی جو ان کے شکوک کو دور کر دیگی ۔

ہم نہیں سمجھتے کہ جن کے دلوں میں شکوک ہیں انکے دلوں کو صاف کرنیکا کوئی طریق اس سے زیادہ صاف اور پاک ہو۔ آخر ہمارے منصوبوں میں اللہ تعالیٰ تو شامل نہیں ہو سکتا پس اگر تمہارے دلوں کو اب تک تسلی نہیں ہوئی تو خدا سے فیصلہ چاہو تاکہ ہلاکت کے گڑھے میں گرنے سے بچ جاؤ۔ ہم لوگ اس سے زیادہ اپنی نیک نیتی کا کیا ثبوت دیسکتے ہیں ہمیں اللہ تعالیٰ پر یقین ہے کہ اگر اس قسم کی دعائیں بغض و عناد سے علیحدہ ہو کر کی جائینگی۔ تو ضرور اللہ تعالیٰ انہیں قبول کریگا ۔

آخر میں ہم یہ بھی بتا دینا چاہتے ہیں کہ اسوقت تک جماعت احمدیہ کا اکثر حصہ بیعت کر چکا ہے۔ ضلع جالندھر۔ ضلع گورداسپور۔ ضلع ہوشیارپور۔ ضلع امرتسر۔ ضلع سیالکوٹ (سوائے شہر کے) ضلع جہلم۔ ضلع گجرات۔ ضلع شاہ پور۔ دہلی۔ شاہجہانپور۔ رام پور۔ منٹگمری۔ کرنک۔ انبالہ۔ ملتان لکھنؤ۔ غرض جہاں جہاں جماعتیں بڑی بڑی تعداد میں ہیں وہاں کے اول تو سب کے سب ورنہ اکثر لوگ بیعت کر چکے ہیں اور اب تھوڑے ہی باقی ہیں جنہوں نے اپنی جماعت کی پرواہ نہیں کی لیکن ہمیں اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ بہت جلد اس اختلاف کو دور کر دیگا اور دوسرے بھائیوں کو بھی یہ سمجھ عطا فرمائیگا کہ وہ اس علیحدگی کو ترک کر کے اتحاد کی رسّی میں جکڑے جاویں چونکہ احادیث میں صاف آیا ہے کہ جماعت کے ساتھ رہنا چاہئیے ہم اُمید کرتے ہیں کہ جو دوست اب تک جماعت سے علیحدہ ہیں جلد ایمان ملنے کی کوشش کرینگے۔ خدا تعالیٰ سب احباب کو ہدایت دے ۔ آمین

جن جن مقامات کے احباب نے اپنے شہر یا علاقہ کے مبایعین کی بابت فہرست یا تعداد سے ابتک اطلاع نہیں دی وہ بہت جلد فہرستیں بھیجیں تا کہ سابقون الاولون میں شامل ہو سکیں جبکہ زمانہ کے امام کا قرب نیا دلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبۂ جمعہ

جو حضرت امیر المومنین نے ۲۰ مارچ ۱۹۱۴ء کو پڑھا

حضور نے سورہ احزاب کا دوسرا رکوع پڑھ کر فرمایا

دعویٰ کرنے کو تو سب لوگ کر سکتے ہیں لیکن آزمائش کے وقت اور امتحان کے موقعہ پر ہر انسان کی صداقت کا پتہ لگتا ہے اور اس وقت اس کے دعووں کا پتہ لگتا ہے کہ آیا وہ ٹھیک دعوے تھے یا کہ غلط۔ بہت لوگ اپنے آپ کو دلیر اور بہادر سمجھتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم تمام قوموں سے ممتاز ہیں لیکن مصیبت کے وقت ان کے تمام دعوے کھل جاتے ہیں اور انکی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے۔ اس وقت مدعی اپنے تمام دعوے بھول جاتے ہیں اور بجائے شیخی جتلانے کے اب پھر وہ ڈرنا شروع کر دیتے ہیں ؁

چوہوں کی مثل مشہور ہے۔ کہ ایک دفعہ بلی سے چوہے ستا گئے۔ تو چوہوں نے باہم ملکر مشورہ کیا کہ بلی جب آوے تو اُسے پکڑ لو۔ تو کسی نے کہا۔ میں اس کے ہاتھ کو لپٹ جاؤنگا کسی نے کہا کہ میں اس کا کان پکڑ لونگا۔ کسی نے دُم کسی نے کچھ۔ غرض کہ ساری چیزیں انھوں نے تقسیم کر لیں۔ اُن میں ایک بوڑھا چوہا بھی تھا۔ اس نے کہا کہ تم سب کچھ پکڑ تو لوگے لیکن اس کی میاؤں کو کون پکڑے گا۔ اُسنے جب ایک ہی آواز دی تو تم سب ڈر کر بھاگ جاؤ گے۔ کوئی وہاں نہ ٹھیریگا

درحقیقت بہت سے لوگ ضدی ہوتے ہیں۔ ابتلاؤں کے وقت استقامت نہیں دکھا سکتے۔ بزدلی دکھاتے ہیں ؁

سب انبیاء کے زمانہ میں ایسا ہوا۔ اور تمام ماموروں کے زمانہ میں بھی لوگوں کے ساتھ ایسا ہی ہوا۔ اور اُنپر مصائب آئے۔ نیک لوگوں کے ساتھ بھی ایسا ہوتا ہے کہ جب وہ خدا کے رستہ میں پاؤں مارنا چاہتے ہیں تو انکی آزمائش ہوتی ہے ؁

اگر کوئی کہے کہ اللہ تعالیٰ تو جانتا ہے اور وہ علم والا ہے تو اسے آزمائش کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ امتحان تو وہ لیتے ہیں جنہیں علم نہیں ہوتا۔ وہ امتحان لے کر دیکھتے ہیں۔ کہ یہ آدمی کیسا ہے اور جب انہیں اس کا پتہ لگ جاتا ہے۔ تو اسے مناسب انعام دیتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کو کیا ضرورت ہے۔ کہ وہ آزمائش کرے۔ وہ لاعلم تو نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کی آزمائش میں بھی ایک بہت بڑا فائدہ مدنظر ہے۔ اور وہ فائدہ یہ ہے۔ اور اس امتحان کی غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ وہ آدمی اپنی حالت کو سمجھ لیتا ہے۔ کہ اُس کی کیسی حالت ہے۔ اور اس کے ایمان کی کیا حالت ہے۔ اپنے آپ کو تو ہر ایک شخص ہی نیک اور بڑا متقی اور پارسا سمجھتا ہے۔ اور اپنے ایمان کو دوسرے آدمی کے ایمان سے زیادہ مضبوط سمجھتا ہے زید اور بکر جب ان دونوں کی خدا تعالیٰ آزمائش کرتا ہے۔ تو اگر زید کم ہمت بہ نسبت بکر کے نکلے۔ تو اسوقت یہ شکایت اس کو نہ رہیگی۔ کہ کیوں مجھ سے زیادہ بکرپر انعامات کئے جاتے ہیں۔ اور مجھے کیوں کم نعمت ملتی ہے اور اسے شک کی گنجائش نہ ہوگی۔ تو انسان کو آزمائش میں پڑکر اپنی حالت کا پتہ لگ جاتا ہے۔ انبیاء پر مصائب آئے۔ اور اُن پر طرح طرح کے ابتلا آئے۔ تو انہوں نے انعامات بھی حاصل کئے۔

انبیاء پر اگر مصائب آتے اور یونہی ان کو انعامات مل جاتے۔ تو لوگ اعتراض کرتے۔

اب بھی لوگ اگر کہیں۔ کہ دیکھو موسےٰ پر تو فلاں انعام ہوا۔ وہ ہمیں کیوں نہ ملا۔ تو تم کو چاہیئے کہ اپنی حالت اور موسےٰ کی حالت کا مقابلہ کرو۔ اور ان کے مصائب اور اپنے مصائب کا مقابلہ کر کے دیکھو پھر دیکھو۔ کہ کیوں ان کو زیادہ انعام ملا۔

اس طرح اگر کوئی اعتراض کرے۔ کہ مسیح پر انعام ہوئے۔ وہ ہمیں کیوں نہیں دئے گئے۔ تو وہ اپنی اور اُن کی حالت کا مقابلہ کر کے دیکھیں۔

اس طرح نبی کریم صلعم کے متعلق اعتراض کرنے والا اپنی حالت کو دیکھے۔ اور پھر نبی کریم صلعم کی حالت کو دیکھے۔ کہ کس کو زیادہ مصائب جھیلنے پڑے اور کسے زیادہ مشکلات پیش آئیں۔ اگر کوئی مشکل انکو پیش نہ آتی۔ تب تو یہ اعتراض ہو سکتا تھا۔ کہ کیوں ان کو اتنے انعام دئے گئے۔ اسی طرح حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کو جو جو مشکلات پیش آئے۔ اور جو جو مصائب ان کو برداشت کرنے پڑے۔ ان کا اندازہ کر لو ؁

اس قسم کی آزمائشیں اور امتحان جو ہوتے ہیں وہ ایک تسلی دینے کے لئے ہوتے ہیں۔

نبی کریم صلعم کے وقت میں جو جو مصائب مسلمانوں کو جھیلنی پڑیں۔ اس کا نقشہ تبلایا ہے۔

فرمایا۔

مومنو! تم یاد کرو۔ جب کہ لشکر آئے۔ جب وہ تمہاری مشرقی جانب اور مغربی جانب سے آئے۔ جبکہ آنکھیں پھر گئیں۔ اور دل منہ کو آنے لگے۔ اور تم بھی اور منافق بھی طرح طرح کے خیالات دوڑانے لگے۔ مومن تو سمجھتے تھے۔ کہ اب یہ ابتلا جو ہم پر آیا ہے۔ یہ ہمارے لئے رحمت کا موجب ہوگا اور ہمیں اب اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام ملیں گے۔ اور منافق خیال کرنے لگے۔ کہ اگر یہ سچے ہوتے۔ تو ان پر مصیبت کیوں آتی۔ اس وقت مومنوں پر ابتلا آیا۔ اور وہ بہت سخت ہلائے گئے۔ اور منافق طرح طرح کی باتیں بنا بنا کر کہنے لگے۔ کہ تمام غلط باتیں ہیں۔ اور یہ دھوکا ہے۔ اور انہیں سے ایک گروہ نے یہ بھی کہا۔ کہ اے یثرب والو اب تمہارا کوئی ٹھکانا نہیں ہے تم واپس لوٹ جاؤ۔ اور ان میں سے ایک گروہ رسول سے اجازت مانگتا تھا۔ کہ ہمارے مکان محفوظ نہیں ہیں۔ ان کے مکان غیر محفوظ نہیں ہیں۔ لیکن وہ تو جنگ سے بھاگنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اور وہ بھاگنا چاہتے ہیں۔

اور اگر دشمن ان پر چڑھ کر اندر گھس آئے۔ تو پھر اگر ان سے وہ مرتد ہونے کیلئے کہیں تو ضرور یہ مرتد ہو جاویں۔ اور کفر کو اختیار کر لیں۔ اور ذرا دیر بھی نہ کریں۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا۔ کہ وہ پیٹھ نہ پھیریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے عہد کے متعلق سوال کیا جاویگا۔ ان کو کہدو۔ کہ تمہیں بھاگنا کچھ نفع نہ دیگا اگر تم بھاگ گئے۔ تو تمہیں کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ تمہیں ضرر پہنچانا چاہے۔ تو تمہیں کوئی بچا نہیں سکتا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ نفع دینا چاہے۔ تو اس کی نعمت کو کوئی روکنے والا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی خوب جانتا ہے جو دوسروں کو روکتے ہیں۔ اور ان کو بھی جانتا ہے۔ جو دوسروں کو کہتے ہیں۔ کہ لڑائی میں نہ جاؤ۔ اور ہمارے پاس رہو۔ وہ اس بات کو پسند نہیں کرتے۔ کہ تمہیں کچھ نفع ملے۔ اور وہ تمہیں نفع پہنچانے کیلئے بخیل ہیں۔

اور جب کوئی خوف آوے تو تو ان کو دیکھیگا۔ کہ ان کی آنکھیں پھرتی ہیں جیسے کسی پر موت کی غشی ہو۔ اور جب انکو امن ہو جاوے۔ تو پھر وہ تمہیں بڑی سخت اور تیز زبانوں سے کہتے ہیں۔ ان کے اعمال ضائع ہو گئے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ دشمن ابھی گیا نہیں ہے۔ اور وہ یہی چاہتے ہیں۔ کہ وہ باہر جنگل میں ہوں۔

اور وہاں سے تمہاری خبریں سنیں۔ اور اگر وہ تمہارے اندر بھی ہوں۔ تو وہ نہ لڑیں۔ مگر تھوڑا۔ یعنی بالکل نہ لڑیں۔

مومنوں کی حالت احزاب کے موقعہ بڑی خطرناک تھی۔ وہ کئی کئی دن فاقہ میں گذار دیتے تھے۔ اور باوجود فاقہ کشی کے ان کو دشمن سے لڑنا پڑتا تھا۔

حدیثوں میں آیا ہے۔ کہ ایک رات جبکہ بہت سخت سردی تھی۔ تو نبی کریم صلعم نے فرمایا۔ کہ کوئی ہے۔ جو دشمن کی خبر لاوے۔ تو اس وقت کسی کو جرأت نہ ہو سکی۔ کہ نکل کر دشمن کی خبر لاوے۔ اس وقت کپڑوں کی بھی مسلمانوں کو تنگی تھی۔ سارے ہی سمجھتے تھے۔ کہ کسی کا نام تو لیا نہیں۔ اس لئے سوائے ایک کے اور کوئی نہ بولا۔ دوبارہ حضور صلعم نے کہا۔ کوئی ہے۔ جو دشمن کی خبر لاوے۔ تب پھر وہی آدمی بولا۔ پھر سہ بار فرمانے پر بھی وہی آدمی بولا۔ آپ نے اُسے فرمایا۔ جاؤ جا کر دیکھ آؤ۔ کہ دشمن کی کیا حالت ہے۔ وہ گیا۔ تو اُس نے دیکھا۔ کہ میدان خالی پڑا ہے۔ اور وہاں کوئی فرد بشر نہیں ہے ان کے بھاگنے کا عجیب معاملہ ہوا۔

اسی دن ایسی سخت ہوا چلی۔ کہ ایک سردار کی آگ بجھ گئی۔ آگ بجھنے کو عرب لوگ برا سمجھتے ہیں۔ اور ان کا خیال تھا۔ کہ جس کی آگ بجھ گئی۔ وہ گویا ہار گیا۔ وہ بھاگا تو اس کے ساتھ والوں نے سمجھا۔ کہ معلوم نہیں کیا۔ آفت پڑی ہے۔ کہ یہ بھاگا ہے۔ وہ بھی بھاگ گئے۔ اسی طرح تمام لوگ ایک دوسرے کو دیکھ کر بھاگ گئے۔

ابو سفیان ایسا گھبرایا۔ کہ اُسے اونٹ کی رسی کھولنی یاد نہ رہی۔ اور اس پر سوار ہو گیا۔ اور تمام لوگ راتوں رات بھاگ گئے۔ یہ اس وقت کے متعلق پیشگوئی تھی۔

اس موقعہ پر ایک خندق کھودی گئی۔ جو کہ سلیمان فارسی کے بتلانے پر نبی کریم صلعم نے حکم دیا کہ خندق کھودی جائے۔ اس کے پھر ٹکڑے تقسیم کر دئے گئے۔ کہ فلاں ٹکڑے پر فلاں فلاں آدمی کام کریں۔ اور فلاں پر فلاں جو ٹکڑا سلیمان اور اس کے ساتھیوں کے سپرد تھا۔ اس میں ایک بڑا پتھر نکلا جسے وہ توڑ نہ سکے۔ تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو عرض کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ لاؤ۔ کدال مجھے دو۔ میں توڑتا ہوں۔ آپ نے پھر اس پر ایک زور سے کدال ماری۔ (یہ قاعدہ ہے۔ کہ لوہا اور پتھر ٹکرائیں۔ تو ان میں سے آگ نکلتی ہے)۔ تو اس پتھر میں سے ایک آگ نکلی

تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ قیصر کا ملک فتح ہو گیا۔ پھر کدال ماری۔ تو دوبارہ آگ نکلنے پر فرمایا کہ کسریٰ کا ملک فتح ہو گیا۔ پھر آپ نے زور سے تکبیریں کہیں۔ منافق ہنستے تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ کھانے اور پہننے کو کچھ ملتا نہیں ہے۔ اور رہنے کی جھونپڑیاں تک بھی میسر نہیں ہیں۔ اور خواہیں ملکوں کی۔ صحابہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ کہ آپ تکبیریں کیوں کہتے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ مجھے کسریٰ و قیصر کے ملک دکھائے گئے ہیں۔ کہ وہ فتح ہو گئے ہیں۔ اس مصیبت میں رحمت کا نمونہ اللہ تعالےٰ نے بتلا دیا۔ اور اس مشکل میں آئندہ راحت بتلا دی۔

اس وقت دشمن خوش ہے۔ کہ احمدیوں میں اب تفرقہ پڑ گیا ہے۔ اور یہ جلد تباہ ہو جائیں گے اور اس وقت ہمارے ساتھ زلزلوا زلزالا شدیدا والا معاملہ ہے۔

یہ ایک آخری ابتلا ہے۔ جیسا کہ احزاب کے موقعہ کے بعد پھر دشمن میں یہ جرأت نہ تھی کہ مسلمانوں پر حملہ کرے۔ ایسے ہی ہم پر یہ آخری موقعہ اور دشمن کا حملہ ہے۔ خدا تعالےٰ اچاہے۔ ہم کامیاب ہوں۔ تو انشاء اللہ پھر دشمن ہم پر حملہ نہ کرے گا۔ بلکہ ہم دشمن پر حملہ کریں گے۔

نبی کریم صلعم نے احزاب پر فرمایا تھا۔ کہ اب ہم ہی دشمن پر حملہ کریں گے۔ اور اسے شکست دیں گے دشمن اب ہم پر کبھی حملہ آور نہ ہوگا۔

یہ ایک آخری ابتلا ہے جس سے اللہ تعالی ہمیں محفوظ رکھے۔ تو دشمن کو پھر کبھی خوشی کا موقعہ نہ ملیگا۔

جنگیں تو احزاب کے بعد میں بھی ہوتی رہی ہیں۔ لیکن پھر دشمن کو یہ حوصلہ نہیں ہوا۔ کہ مسلمانوں پر حملہ آور ہو۔ اسی طرح یہ آخری فتنہ ہے۔ پس تم دعائیں لگ جاؤ۔ یہ فتنہ احزاب والا ہے۔ جس طرح وہاں صحابہ رضوان اللہ علیہم کی حالت تھی۔ وہی اب یہاں ہماری حالت ہے۔ اور جو اس وقت دشمن کی حالت ہوئی۔ وہی اب دشمن کے ساتھ ہوگی تمہیں چاہئے۔ کہ تم آگے بڑھو۔

دعاؤں میں لگ جاؤ۔ کہ زلزلہ کے دن دور ہوں۔ اور یہ جو ہمارے درمیان فرق پڑ گیا ہے

یہ فرق مل جاوے۔ اور یہ تفرقہ اتحاد ہو جاوے۔ پھٹے ہوئے مل جاویں۔ جو ٹوٹے ہوئے ہیں۔ وہ جڑ جاویں اور جو اللہ تعالےٰ نے اپنے مسیح سے وعدے کئے تھے ہمارے ہاتھ پر پورے ہوں۔

اگر ان مصائب سے ہم نکل جاویں۔ تو ہم دشمن پر فتح یاب ہونگے۔

ہمارے پاس لڑائی کا سارا سامان موجود ہے۔ ہمیں ان اشیاء کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔ جو کہ ہمارے پاس نہیں ہیں۔ جو ہتھیار ہمارے استعمال کے لئے ہمیں مسیح موعود دے گئے ہیں۔ ہمارے لئے وہی کافی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں میں کافی ہتھیار موجود ہیں۔ ان کو استعمال کرو۔ ظاہری ہتھیاروں توپوں۔ بندوقوں۔ تلواروں وغیرہ کی ہمیں کچھ ضرورت نہیں ہے۔ جو ہتھیار حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمارے لئے چھوڑ گئے ہیں۔ وہ ہمارے لئے کافی ہیں۔ ان سے ہم ایک ہی وار میں شیطان کا کام تمام کر سکتے ہیں پس تم ان ہتھیاروں کو اپنے استعمال میں لاؤ۔ اور دعاؤں میں لگ جاؤ۔ ہر روز صبح و شام پانچوں نمازوں میں اور تہجد کو اٹھ اٹھ کر دعائیں کرو۔ یہ ایک ابتلا ہے۔ خدا تعالےٰ ہمیں آزماتا ہے۔ کہ ہمیں مسیح موعود علیہ السلام اور اس کی تعلیم سے کتنی محبت ہے۔

آج جمعہ کا دن ہے۔ یہ قبولیت کا دن ہوتا ہے۔ آج شام تک بیٹھ کر ہر ایک آدمی جس طرح اس سے ہو سکے وہ دعاؤں میں لگا رہے۔ اور اگر کسی کو طاقت ہو۔ تو وہ روزے بھی رکھے۔ اور صدقہ دو۔ خیرات کرو۔ یہ ہماری کوتاہی ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنا فضل اور رحم کرے۔ یہ فتنہ دور ہو۔ ترقیات ملیں۔ جیسے احزاب کے موقعہ پر صحابہ کو مدد ملی تھی۔ ہمیں بھی وہ مدد ملے۔ اور اللہ تعالےٰ ہمارے ساتھ ہو۔

رب انی مغلوب فانتصر — رب انی مغلوب فانتصر

کوئی درباری حلقہ اطاعت سے گزرنے نہ پائے
کوئی درباری اس جرم میں سزا سے محفوظ نہ رہے گا

(مسیح موعود علیہ السلام)

کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

واذ قال ربك للملائكة انی جاعل فی الارض خليفة قالوا اتجعل فيها من يفسد فيها ويسفك الدماء ونحن نسبح بحمدك ونقدس لك قال انی اعلم مالا تعلمون۔ اور جب تیرے رب نے ملائکہ سے کہا کہ میں زمین میں ایک خلیفہ مقرر کرنا چاہتا ہوں تو انھوں نے جواب دیا کہ کیا آپ ایسے شخص کو خلیفہ مقرر کرتے ہیں جو فساد کرے گا اور خون بہائے گا اور ہم وہ لوگ ہیں جو حضور کی تسبیح اور تحمید کرتے ہیں اور آپ کی قدوسیت کا اقرار کرتے ہیں اللہ تعالےٰ نے انکی اس بات کو سُن کر فرمایا کہ میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے +

یہ ایک ایسی آیت ہے جس سے خلافت کے کل جھگڑوں کا فیصلہ ہو جاتا ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آدم کے زمانہ سے خلافت پر اعتراض ہوتے چلے آئے ہیں اور ہمیشہ بعض لوگوں نے خلافت کے خلاف جوشوں کا اظہار کیا ہے پس میں بھی جماعت احمدیہ کو اسی آیت کی طرف متوجہ کرتا ہوں تا وہ صراط مستقیم کو پاسکے اور ہدایت کی راہ معلوم کر سکے +

خوب یاد رکھو کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور جھوٹا ہے وہ انسان جو یہ کہتا ہے کہ خلیفہ انسانوں کا مقرر کردہ ہوتا ہے حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب اپنی خلافت کے زمانہ میں چھ سال متواتر اس مسئلہ پر زور دیتے رہے کہ خلیفہ خدا مقرر کرتا ہے نہ انسان۔ اور درحقیقت قرآن شریف کو غور سے مطالعہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ ایک جگہ بھی خلافت کی نسبت انسانوں کی طرف نہیں کیگئی بلکہ ہر قسم کے خلفاء کی نسبت اللہ تعالےٰ نے یہی فرمایا ہے کہ انہیں ہم بناتے ہیں چنانچہ انبیاء و ماموریں کے خلفاء کی نسبت اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذٰلک فاولٰئک ھم الفاسقون۔ اللہ تعالےٰ تم میں سے مومنوں اور نیک اعمال والوں سے وعدہ کرتا ہے کہ وہ انہیں اسی طرح زمین میں خلیفہ مقرر فرمائے گا جس طرح اُن سے پہلوں کو مقرر کیا اور ان خلفاء کے اس دین کو جو اس نے انکے لئے پسند کیا ہے قائم کرے گا اور انکے خوفوں کو امن سے بدل دے گا وہ میری ہی عبادت کرینگے اور پھر اسکی کا شریک نہیں قرار دینگے اور جو شخص اس حکم کے ہوتے ہوئے بھی ان کا انکار کرے گا تو وہ خدا تعالےٰ سے دُور کیا جائے گا ✦

اب اس آیت کے ماتحت جس قسم کی خلافت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہوئی وہی خلافت راشدہ ہے اور اسی قسم کی خلافت مسیح موعود کے بعد ہونی ضروری ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں مسیح موعود کی نسبت فرماتا ہے ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم اٰیٰتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم خدا ہی ہے جس نے امیوں میں ایک رسول بھیجا جو انہی میں سے ہے اور جو انپر خدا کا کلام پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اور بیشک اس سے پہلے وہ کھلی کھلی گمراہی میں تھے اور وہ رسول ایک اور قوم کو بھی سکھائے گا جو ابھی تک ان سے

نہیں ملی اور خدا تعالےٰ غالب اور حکمت والا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے مسیح موعود کے زمانہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے تشبیہہ دی ہے اور فرمایا ہے کہ ایک دفعہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کی تربیت کی ہے اور ایک دفعہ وہ پھر ایک اور قوم کی تربیت کرینگے جو ابھی تک پیدا نہیں ہوئی پس مسیح موعود کی جماعت کو صحابہ رضوان اللہ علیہم سے مشابہ قرار دیکر بتا دیا ہے کہ دونوں میں ایک ہی قسم کی سنت جاری ہوگی پس جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت کا سلسلہ جاری ہوا ضرور تھا کہ مسیح موعود کے بعد بھی ایسا ہی ہوتا چنانچہ خود حضرت مسیح موعودؑ نے الوصیت میں صاف لکھ دیا ہے کہ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکرؓ کے ذریعہ دوسری قدرت کا اظہار ہوا ضرور ہے کہ تم میں بھی ایسا ہی ہو اور اس عبارت کے پڑھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنے بعد سلسلۂ خلافت کے منتظر تھے مگر جس طرح آنحضرت صلی اللہ نے اس امر میں صرف اشارات پر اکتفا کیا اسی طرح آپ نے بھی اشارات کو ہی کافی سمجھا کیونکہ ضرور تھا کہ جس طرح پہلی قدرت یعنی مسیح موعودؑ کے وقت ابتلاء آئے دوسری قدرت یعنی سلسلۂ خلافت کے وقت بھی ابتلاء آتے +

ہاں ایک بات یاد رکھنی چاہیئے کہ خلیفہ اپنے پیشرو کے کام کی نگرانی کے لیے ہوتا ہی اسی لیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء ملک و دین دونوں کی حفاظت پر مامور تھے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے دینی اور دنیاوی دونوں بادشاہتیں دی تھیں لیکن مسیح موعودؑ جس کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جمالی ظہور ہوا صرف دینی بادشاہ تھا اس لئے اس کے خلفاء بھی اسی طرز کے ہونگے +

پس جماعت کے اتحاد اور شریعت کے احکام کو پورا کرنے کے لئے ایک خلیفہ کا ہونا ضروری ہے اور جو اس بات کو رد کرتا ہے وہ گویا شریعت کے احکام کو رد کرتا ہے صحابہ کا عمل اس پر ہے اور سلسلۂ احمدیہ سے بھی خدا تعالےٰ نے اسی کی تصدیق کرائی ہے جماعت کے معنے ہی یہی ہیں کہ وہ ایک امام کے ماتحت ہو جو لوگ کسی امام کے ماتحت نہیں وہ جماعت نہیں اور ان پر خدا تعالیٰ کے وہ فضل نازل نہیں ہو سکتے اور کبھی نہیں ہو سکتے جو ایک جماعت

پر ہوتے ہیں +

پس اے جماعت احمدیہ اپنے آپکو ابتلاء میں مت ڈال اور خدا تعالےٰ کے احکام کو رد مت کر کہ خدا کے حکموں کو ٹالنا نہایت خطرناک اور نقصان دہ ہے اسلام کی حقیقی ترقی اس زمانہ میں ہوئی جو خلافت راشدہ کا زمانہ کہلاتا ہے پس تو اپنے ہاتھ سے اپنی ترقیوں کو مت روک اور اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی مت مار۔ کیسا ناوان ہے وہ انسان جو اپنا گھر آپ گراتا ہے اور کیسا ہی قابل رحم ہے وہ شخص جو اپنے گلے پر آپ چھری پھیرتا ہے پس تو اپنے ہاتھ سے اپنی تباہی کا بیج مت بو اور جو سامان خدا تعالےٰ نے تیری ترقی کے لئے بھیجے ہیں انکو رد مت کر کیونکہ فرمایا ہے لان شکرتم لازیدنکم ولان کفرتم ان عذابی لشدید۔ البتہ اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں بڑھاؤنگا اور زیادہ دونگا اور اگر تم نے ناشکری کا راہ اختیار کیا تو یاد رکھو کہ میرا عذاب بھی بڑا سخت ہے +

یہ ایک دھوکا ہے کہ سلسلۂ خلافت سے شرک پھیلتا ہے اور گدیوں کے قائم ہونے کا خطرہ ہے کیونکہ آج سے تیرہ سو سال پہلے خدا تعالےٰ نے خود اس خیال کو رد فرمادیا ہے کیونکہ خلفاء کی نسبت فرماتا ہے یعبدوننی لایشرکون بی شیئا۔ خلفاء میری ہی عبادت کیا کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں قرار دیں گے۔ خدا تعالےٰ جانتا تھا کہ ایک زمانہ میں خلافت پر یہ اعتراض کیا جائے گا کہ اس سے شرک کا اندیشہ ہے اور غیر مامور کی اطاعت جائز نہیں پس خدا تعالےٰ نے آیت استخلاف میں ہی اس کا جواب دیدیا کہ خلافت شرک پھیلانے والی نہیں بلکہ اسے مٹانے والی ہوگی اور خلیفہ مشرک نہیں بلکہ موحد ہونگے ورنہ آیت استخلاف میں شرک کے ذکر کا اور کوئی موقعہ نہ تھا +

غرضکہ خلافت کا کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا خصوصاً وہ قوم جو اپنے عمل سے چھ سال تک مسئلہ خلافت کے معنے کر چکی ہو اس کا ہرگز حق نہیں کہ اب خلافت کی تحقیقات شروع کرے اور اگر کوئی شخص ایسا کرے گا تو سمجھا جائے گا کہ خلیفۂ اول کی بیعت بھی اس نے نفاق سے کی تھی کیونکہ وہ اپنے آپ کو ہمیشہ خلفائے سلسلۂ اول سے

مشابہت دیتا تھا اور خلیفہ کی حیثیت میں بیعت لیا کرتا تھا اور اس کے وعظوں اور لیکچروں میں اس امر کو ایسا واضح کر دیا گیا تھا کہ کوئی راستباز انسان اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ اور اب اس کی وفات کے بعد کسی کا حق نہیں کہ جماعت میں فساد ڈلوائے +

مجھے اس مضمون کے لکھنے کی اس لئے یہ ضرورت پیش آئی ہے کہ میں دیکھتا ہوں کہ جماعت میں تفرقہ کے آثار ہیں اور بعض لوگ خلافت کے خلاف لوگوں کو جوش دلا رہے ہیں یا کم سے کم اس بات پر زور دیتے ہیں کہ خلیفہ ایک پریزیڈنٹ کی حیثیت میں ہو اور یہ کہ ابھی تک جماعت کا کوئی خلیفہ نہیں ہوا۔ مگر میں اس اعلان کے ذریعہ سے تمام جماعت کو اطلاع دیتا ہوں کہ خلیفہ کا ہونا ضروری ہے جیسا کہ میں ثابت کر چکا ہوں اور اس کی بیعت کی بھی اسی طرح ضرورت ہے جس طرح حضرت خلیفۃ اول کی تھی اور یہ بات بھی غلط مشہور کی جاتی ہے کہ جماعت کا اس وقت تک کوئی خلیفہ مقرر نہیں ہوا بلکہ خدا نے جسے خلیفہ بنانا تھا بنا دیا اور اب جو شخص اُس کی مخالفت کرتا ہے وہ خدا کی مخالفت کرتا ہے +

میں نے کسی سے درخواست نہیں کی کہ وہ میری بیعت کرے نہ کسی سے کہا کہ وہ میرے خلیفہ بننے کے لئے کوشش کرے اگر کوئی شخص ایسا ہے تو وہ علی الاعلان شہادت دے کیونکہ اس کا فرض ہے کہ جماعت کو دھوکے سے بچائے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو وہ خدا کی لعنت کے نیچے ہے۔ اور جماعت کی تباہی کا عذاب اُسکی گردن پر ہوگا۔ اے پاک نفس انسانوں! جن میں بدظنی کا مادہ نہیں۔ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے کبھی انسان سے خلافت کی تمنا نہیں کی اور یہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ سے بھی کبھی یہ خواہش نہیں کی کہ وہ مجھے خلیفہ بنا دے یہ اس کا اپنا فعل ہے یہ میری درخواست نہ تھی۔ میری درخواست کے بغیر یہ کام میرے سپرد کیا گیا ہے اور یہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے کہ اس نے اکثروں کی گردنیں میرے سامنے جھکا دیں۔ میں کیونکر تمہاری خاطر خدا تعالیٰ کے حکم کو ردّ کر دوں مجھے اس نے اسی طرح خلیفہ بنایا جس طرح پہلوں کو بنایا تھا۔ گو میں حیران ہوں کہ میرے جیسا نالائق انسان اسے کیونکر پسند آ گیا

ضمیمہ اخبار الفضل قادیان ۲۵ مارچ ۱۹۱۴ء

لیکن جو کچھ بھی ہو اُس نے مجھے پسند کر لیا اور اب کوئی انسان اس کرتہ کو مجھ سے نہیں اُتار سکتا جو اس نے مجھے پہنایا ہے یہ خدا کا دین ہے اور کونسا انسان ہے جو خدا کے عطیہ کو مجھ سے چھین لے۔ خدا تعالےٰ میرا مددگار ہوگا۔ میں ضعیف ہوں مگر میرا مالک بڑا طاقتور ہے میں کمزور ہوں مگر میرا آقا بڑا توانا ہے میں بلا اسباب ہوں مگر میرا بادشاہ تمام اسبابوں کا خالق ہے میں بے مددگار ہوں مگر میرا رب فرشتوں کو میری مدد کے لئے نازل فرمائے گا (انشاءاللہ) میں بے پناہ ہوں مگر میرا محافظ وہ ہے جس کے ہوتے ہوئے کسی پناہ کی ضرورت نہیں ÷

لوگ کہتے ہیں میں جھوٹا ہوں اور یہ کہ میں مدتوں سے بڑائی کا طلب گار تھا اور فخر میں مبتلا تھا جاہ طلبی مجھے چین نہ لینے دیتی تھی مگر میں ان لوگوں کو کہتا ہوں کہ تمہارا اعتراض تو وہی ہے جو ثمود نے صالح پر کیا یعنے بل ھو کذاب اشر وہ تو جھوٹا اور متکبر اور بڑائی کا طالب ہے۔ اور میں بھی تم کو وہی جواب دیتا ہوں جو حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیا کہ سیعلمون غداً من الکذاب الاشر۔ ذرا صبر سے کام لو خدا تعالےٰ کچھ دنوں تک خود بتا دے گا کہ کون جھوٹا اور متکبر ہے اور کون بڑائی کا طلب گار ہے ÷

بعض لوگ کہتے ہیں کہ خلافت کے انتخاب کے لئے ایک لمبی میعاد مقرر ہونی چاہیئے تھی کہ کل جماعتیں اکٹھی ہوئیں اور پھر انتخاب ہوتا لیکن اس کی کوئی دلیل پیش نہیں کی جاتی کہ ایسا کیوں ہوتا نہ تو ایسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہوا اور نہ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات پر ہوا۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت کرنے والے بارہ ۱۲۰۰ سو آدمی تھے اور چوبیس ۲۴ گھنٹہ کا وقفہ ہوا تھا لیکن اب اٹھائیس ۲۸ گھنٹہ کے وقفہ کے بعد قریباً دو ہزار آدمی نے ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کی۔ حالانکہ حالات بھی مخالف تھے اور یہ سوال پیدا کیا گیا تھا کہ خلافت کی ضرورت ہی نہیں اور یہ خدا تعالےٰ ہی کا کام تھا کہ اُس نے اس فتنہ کے وقت جماعت کو بچا لیا اور ایک بڑے حصہ کو ایک شخص کے ہاتھ پر متحد کر دیا۔ حضرت

منیجر الفضل کا بیان ۲۵/۲ [illegible]

نمبر ۱/۲

ابوبکر کے ہاتھ پر تو ابتدا میں صرف تین آدمیوں نے بیعت کی تھی یعنے حضرت عمرؓ اور حضرت ابو عبیدہ نے مہاجرین میں سے اور قیس ابن سعدؓ نے انصار میں سے اور بیعت کے وقت بعض لوگ تلواروں کے ذریعہ سے بیعت کو روکنا چاہتے تھے اور پکڑ پکڑ کر لوگوں کو اُٹھانا چاہتے تھے اور بعض تو ایسے جوش میں تھے کہ طعنہ دیتے تھے اور بیعت کو لغو قرار دیتے تھے تو کیا اس کا یہ نتیجہ سمجھنا چاہیئے کہ نعوذ باللہ حضرت ابوبکر کو خلافت کی خواہش تھی کہ صرف تین آدمیوں کی بیعت پر آپ بیعت لینے کے لیئے تیار ہو گئے اور باوجود سخت مخالفت کے بیعت لیتے رہے یا یہ نتیجہ نکالا جائے کہ آپ کی خلافت ناجائز تھی مگر جو شخص ایسا خیال کرتا ہے وہ جھوٹا ہے۔ پس جبکہ ایک شخص کی دو ہزار آدمی بیعت کرتے ہیں اور صرف چند آدمی بیعت سے الگ رہتے ہیں تو کون ہے جو کہہ سکے کہ وہ خلافت ناجائز ہے اگر اس کی خلافت ناجائز ہے تو ابوبکرؓ عمرؓ۔ عثمان و علی اور نورالدین رضوان اللہ عنہم کی خلافت اس سے بڑھ کر ناجائز ہے ٭

پس خدا کا خوف کرو اور اپنے مُنہ سے وہ باتیں نہ نکالو جو کل تمہارے لیئے مصیبت کا باعث ہوں۔ اللہ تعالےٰ کے عذاب سے ڈرو اور وہ سلسلہ جو اس کے ماموریت نے سالہا سال کی مشقت اور محنت سے تیار کیا تھا اسے یُوں اپنے بغضوں اور کینوں پر قربان نہ کرو ٭

مجھ پر اگر اعتراض ہوتے ہیں کیا ہوا۔ مجھے وہ شخص دکھاؤ جس کو خدا نے اس منصب پر کھڑا کیا۔ جس پر مجھے کیا۔ . . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

نمبر ۱ صلا الفضل قادیان ۲۵ مارچ ۱۹۱۶ء

اور اِس پر کوئی اعتراض نہ ہوا ہو جب کہ آدم پر فرشتوں نے اعتراض کیا تو میں کون ہوں جو اعتراضوں سے محفوظ رہوں۔ فرشتوں نے بھی اپنی خدمات کا دعویٰ کیا تھا اور ابلیس نے بھی اپنی بڑائی کا دعویٰ کیا تھا۔ مگر بے خدمت آدم جو ان کے مقابلہ میں اپنی کوئی بڑائی اور خدمت نہیں پیش کر سکتا تھا خدا کو وہی پسند آیا۔ اور آخر سب کو اس کے سامنے جھکنا پڑا۔ پس اگر آدم کے مقابلہ میں فرشتوں نے اپنی خدمات کا دعوے کیا تھا کہ ہم نے بڑی بڑی خدمات کی ہیں وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۔ آج بھی وہی دعوے نہ پیش کیا جاتا۔ مگر فرشتہ خصلت ہے وہ انسان جو ٹھوکر کھا کر سنبھلتا ہے اور خدا تعالےٰ اس شخص پر رحم کرے جو تکبر کی وجہ سے آخر تک اطاعت سے سرگرداں رہے۔ پس لاے میرے دوستو! تم فرشتہ بنو۔ اور اگر تمکو ٹھوکر لگی بھی ہے۔ تو توبہ کرو۔ کہ تا خدا تمہیں ملائکہ میں جگہ دے۔ ورنہ یاد رکھو کہ فتنہ کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا۔

کیا تمہیں مسیح موعود کی پیشگوئیوں پر اعتبار نہیں۔ اگر نہیں تو تم احمدی کس بات کے ہو۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ حضرت مسیح موعود نے سبز اشتہار میں ایک بیٹے کی پیشگوئی کی تھی۔ کہ اس کا ایک نام محمود ہوگا۔ دوسرا نام فضل عمر ہوگا۔ اور تریاق القلوب میں اپنے اس پیشگوئی کو مجھ پر چسپان بھی کیا ہے۔ پس مجھے بتاؤ کہ عمر کون تھا۔ اگر تمہیں علم نہیں تو سنو کہ وہ دوسرا خلیفہ تھا۔ پس میری پیدائش سے پہلے خدا تعالےٰ نے یہ مقدر کر چھوڑا تھا۔ کہ میرے سپرد وہ کام کیا جائے جو حضرت عمرؓ کے سپرد ہوا تھا۔ پس اگر مرزا غلام احمدؐ خدا کی طرف سے تھا۔ تو تمہیں اس شخص کے ماننے میں کیا عذر ہے۔ جس کا نام اس کی پیدائش سے پہلے عمر رکھا گیا۔ اور میں تمہیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی زندگی میں اس پیشگوئی کا مجھے کچھ بھی علم نہ تھا۔ بلکہ بعد میں ہوا اس پیشگوئی کے علاوہ خدا تعالےٰ نے سینکڑوں آدمیوں کو خوابوں کے ذریعہ سے میری طرف جھکا دیا۔ اور قریباً ڈیڑھ سو خواب تو ان چند دنوں میں مجھ تک بھی پہنچ چکی ہے۔ اور میرا ارادہ ہے کہ اس کو شایع کر دیا جائے۔ اور میری ان تمام باتوں سے یہ غرض نہیں ہے۔ کہ میں اپنی بڑائی بیان کروں۔ بلکہ غرض یہ ہے۔ کہ کسی طرح جماعت کا تفرقہ دور ہو۔ اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی ہدایت دے۔ جو اسوقت تک اتحاد کی رسی میں نہیں جکڑے گئے۔ ورنہ میری طبیعت ان باتوں کے اظہار سے نفرت کرتی ہے۔ مگر جماعت کا اتحاد مجھے سب باتوں سے زیادہ

پیارا ہے ✤

وہ لوگ جو میری مخالفت کرتے ہیں۔ یا ابتک بیعت میں داخل نہیں ہوئے۔ آخر کیا چاہتے ہیں؟ کیا وہ چاہتے ہیں کہ آزاد رہیں مگر وہ یاد رکھیں کہ انکا ایسا کرنا اپنے آپکو ہلاک کرنیکے مترادف ہوگا۔ پھر کیا وہ یہ چاہتے ہیں۔ کہ کوئی اور خلیفہ مقرر کریں۔ اگر وہ ایسا چاہتے ہیں۔ تو یاد رکھیں۔ کہ ایک وقت میں دو خلیفہ نہیں ہو سکتے۔ اور شریعت اسلام اسے قطعاً حرام قرار دیتی ہے۔ پس اب وہ جو کچھ بھی کرینگے۔ اس سے جماعت میں تفرقہ پیدا کرینگے۔ خدا چاہتا ہے کہ جماعت کا اتحاد میرے ہی ہاتھ پر ہو۔ اور خدا کے اس ارادہ کو اب کوئی نہیں روک سکتا۔ کیا وہ نہیں دیکھتے۔ کہ انکے لئے صرف دو ہی راہ کھلے ہیں۔ یا تو وہ میری بیعت کر کے جماعت میں تفرقہ کرنے سے باز رہیں۔ یا اپنی نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑ کر اس پاک باغ کو جسے پاک لوگوں نے خون کے آنسوؤں سے سینچا تھا اکھاڑ کر پھینکدے۔ جو کچھ ہو چکا ہو چکا۔ مگر اب اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ جماعت کا اتحاد ایک ہی طریق سے ہو سکتا ہے کہ جسے خدا نے خلیفہ بنایا ہے۔ اسکے ہاتھ پر بیعت کیجائے۔ ورنہ ہر ایک شخص جو اسکے خلاف چلیگا۔ تفرقہ کا باعث ہوگا ✤

میرا دل اس تفرقہ کو دیکھکر اندر ہی اندر گھلا جاتا ہے۔ اور میں اپنی جان کو پگھلتا ہوا دیکھتا ہوں رات اور دن میں غم و رنج سے ہم صحبت ہوں۔ اسلئے نہیں کہ تمہاری اطاعت کا میں شائق ہوں بلکہ اسلئے کہ جماعت میں کسی طرح اتحاد پیدا ہو جائے۔ لیکن میں اسکے ساتھ ہی کوئی ایسی بات نہیں کر سکتا۔ جو عہدہ خلافت کی ذلت کا باعث ہو۔ وہ کام جو خدا نے میرے سپرد کیا ہے۔ خدا کرے کہ عزت کیساتھ اس سے عہدہ برا ہوں۔ اور قیامت کے دن مجھے اپنے مولا کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے

اب کون ہے جو مجھے خلافت سے معزول کر سکے خدا نے مجھے خلیفہ بنایا ہے اور خدا تعالیٰ اپنے انتخاب میں غلطی نہیں کرتا۔ اگر سب دنیا مجھے مان لے تو میری خلافت بڑی نہیں ہو سکتی۔ اور اگر سب کے سب خدانخواستہ مجھے ترک کر دیں تو بھی خلافت میں فرق نہیں آسکتا۔ جیسے نبی اکیلا بھی نبی ہوتا ہے۔ اسی طرح خلیفہ اکیلا بھی خلیفہ ہوتا ہے۔ پس مبارک ہے وہ جو خدا کے فیصلہ کو قبول کرے۔ خدا تعالیٰ نے جو بوجھ مجھ پر رکھا ہے۔ وہ بہت بڑا ہے۔ اور اگر اسی کی مدد میرے شامل حال نہ ہو تو میں کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ لیکن مجھے اس پاک ذات پر یقین ہے۔ کہ وہ ضرور

میری مدد کرے گی۔ میرا فرض ہے کہ جماعت کو متحد رکھوں اور انہیں متفرق نہ ہونے دوں اسلئے ہر ایک مشکل کا مقابلہ کرنا میرا کام ہے۔ اور انشاء اللہ آسمان سے میری مدد ہوگی۔ میں اس اعلان کے ذریعہ ہر ایک شخص پر جو اب تک بیعت میں داخل نہیں ہوا۔ یا بیعت کے عہد میں متردد ہے حجت پوری کرتا ہوں اور خدا کے حضور میں اب مجھ پر کوئی الزام نہیں۔ خدا کرے میرے ہاتھ سے یہ فساد فرو ہو جائے اور یہ فتنہ کی آگ بجھ جائے۔ تاکہ وہ عظیم الشان کام جو خلیفہ کا فرضِ اوّل ہے یعنی کل دنیا میں اپنے مطاع کی صداقت کو پہنچانا میں اسکی طرف پوری توجہ کرسکوں۔ کاش میں اپنی موت سے پہلے دنیا کے دور دراز علاقوں میں صداقت احمدیہ روشن دیکھ لوں۔ وماذٰلک علی اللہ بعزیز

مجھے اپنے رب پر بہت سی امیدیں ہیں اور میں اسکے حضور میں دعاؤں میں لگا ہؤا ہوں اور چاہئے کہ وہ تمام جماعت جو خدا کے فضل کے ماتحت اس ابتلاء سے محفوظ رہی ہے اس کام میں میری مدد کرے اور دعاؤں سے اس فتنہ کی آگ کو فرو کرے اور جو ایسا کرینگے خدا کے فضل کے وارث ہو جائینگے۔ اور میری خاص دعاؤں میں انکو حصہ ملیگا میرے پیارو! آجکل نمازوں میں خشوع و خضوع زیادہ کرو۔ اور تہجّد کے پڑھنے میں بھی سُستی نہ کرو۔ جو روزہ رکھ سکتے ہیں وہ روزہ رکھیں اور جو صدقہ دے سکتے ہیں وہ صدقہ دیں نہ معلوم کس کی دعا سے کس کے روزے سے کس کے صدقہ سے خدا تعالےٰ اس اختلاف کی مصیبت کو ٹال دے۔ اور پھر احمدی جماعت پھر شاہ راہ ترقی پر قدم زن ہو خوب یاد رکھو کہ گو اکثر حصہ جماعت بیعت کر چکا ہے مگر تھوڑے کو بھی تھوڑا نہ سمجھو کیونکہ ایک باپ یا ایک بھائی کبھی پسند نہیں کرتا کہ اسکے دس بیٹوں یا بھائیوں میں سے ایک بھی جُدا ہو جائے پس ہم کیونکر پسند کر سکتے ہیں۔ کہ ہمارے بھائیوں میں سے بعض کھوئے جائیں خدا نہ کرے کہ ایسا ہو۔

پھر میں یہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ فتنہ کی مجلسوں میں مت بیٹھو۔ کیونکہ ابتدا میں انسان کا ایمان ایسا مضبوط نہیں کہ وہ ہر ایک زہر سے بچ سکے پس ایسا نہ ہو کہ تم ٹھوکر کھاؤ۔ اِن دو نصیحتوں کے علاوہ ایک اور تیسری نصیحت بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ جہاں جہاں تمہیں معلوم ہو کہ اختلاف کی آگ بھڑک رہی ہے وہاں وہ لوگ جو مضبوط دل رکھتے ہیں اپنے وقت کا

مہر اخبار الفضل قادیان ۲۵/۱۰/۲۲ ۱۹۱۴ء
۱۹/۴

حج کرکے بھی پہنچیں۔ اور اپنے بھائیوں کی جان بچائیں اور جو ایسا کرینگے خدا کی اُن پر بڑی بڑی رحمتیں ہونگی ؎

فتنے ہیں اور ضرور ہیں مگر تم جو اپنے آپکو اتحاد کی رسّی میں جکڑ چکے ہو خوش ہو جاؤ کہ انجام تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ تم خدا کی ایک برگزیدہ قوم ہوگے۔ اور اسکے فضل کی بارشیں انشاءاللہ تم پر اس زور سے برسینگی کہ تم حیران ہو جاؤ گے۔ میں جب اس فتنہ سے گھبرایا اور اپنے رب کے حضور گرا۔ تو اس نے میرے قلب پر یہ مصرعہ نازل فرمایا۔ کہ ع شکر للہ ملگیا ہم کو وہ لعلِ بے بدل۔ اتنے میں مجھے ایک شخص نے جگادیا اور میں اُٹھکر بیٹھ گیا۔ مگر پھر مجھے غنودگی آئی اور میں اس غنودگی میں اپنے آپکو کہتا ہوں کہ اسکا دوسرا مصرعہ یہ ہے کہ ع کیا ہوا اگر قوم کا دل سنگِ خارا ہوگیا۔ مگر میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ دوسرا مصرعہ الہامی تھا یا بطور تفہیم تھا۔ پھر کل بھی مینے اپنے رب کے حضور میں نہایت گھبراکر شکایت کی کہ مولا میں ان غلط بیانیوں کا کیا جواب دوں جو میرے برخلاف کیجاتی ہیں اور عرض کی کہ ہر ایک بات حضور ہی کے اختیار میں ہے اگر آپ چاہیں تو اس فتنہ کو دور کر سکتے ہیں تو مجھے ایک جماعت کی نسبت بتایا گیا کہ لیمسزقنّھم یعنی اللہ تعالےٰ ضرور ضرور انکو ٹکڑے ٹکڑے کر دیگا۔ پس اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتلاء ہیں لیکن انجام بخیر ہوگا مگر یہ شرط ہے کہ تم اپنی دعاؤں میں کوتاہی نہ کرو حضرت صاحب نے لکھا ہے کہ بعض "بڑے چھوٹے کئے جائینگے اور چھوٹے بڑے کئے جائینگے" پس خدا کے حضور میں گر جاؤ۔ تاکہ تم ان چھوٹوں میں داخل کئے جاؤ۔ جنھوں نے بڑا ہونا۔ اور ان بڑوں میں کو داخل نہ ہو جن کے لئے چھوٹا ہونا مقدّر ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب پر رحم کرے۔ اور اپنے فضل کے سایہ کے نیچے رکھے اور شماتت اعداء سے بچائے اسلام پر ہی ہماری زندگی ہو۔ اور اسلام پر ہی ہماری موت ہو آمین یارب العٰلمین ؎

خاکسار مرزا محمود احمد از قادیان

۲۱ مارچ ۱۴ء